حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے سو واقعات

مرتب: محمد محسن

شاکر پبلی کیشنز لاہور

Presented By: https://jafrilibrary.com

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے

۱۰۰ سو واقعات

مرتب: محمد محسن

شاکر پبلی کیشنز
اردو بازار لاہور
فون: 042-37240084

Presented By: https://jafrilibrary.com

جملہ حقوقِ ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے سو واقعات

297-9922
ق 28 م

باہتمام — ملک محمد شاکر

سن اشاعت — دسمبر 2016ء

طابع — اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

قیمت — /140=روپے

ملنے کا پتہ:

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور فون: 042-7246006

نظامیہ کتاب گھر
زبیدہ سنٹر، 40۔اردو بازار لاہور 0301-4377868

احمد بک کارپوریشن
اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5558320

مکتبہ بابا فرید
چوک چٹی قبر، پاک پتن شریف

اسلامک بک کارپوریشن
اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5536111

مکتبہ قادریہ
داتا دربار مارکیٹ لاہور
042-37226193

معراج کتب خانہ
اندرونی بوہڑ گیٹ ملتان
0323-7210125

تنبیہ

ہمارے ادارے کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کاروائی کا حق رکھتا ہے۔

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

فہرست

واقعہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱	نام والقابات	9
۲	ساری فضاء چہرے کے نور سے منور ہوگئی	12
۳	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا آنسو بہانا	13
٤	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غلاظت کو دور کرنا	14
۵	ابوجہل کے منہ پر تھپڑ مارنا	16
٦	والدہ کا وصال اور کیفیت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	17
۷	مدینہ منورہ کی جانب ہجرت	19
۸	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی	20
۹	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز	25
۱۰	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح بہترین شخص کے ساتھ	27
۱۱	جنتی لباس	29
۱۲	گھریلو امور میں دلچسپی	31
۱۳	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمسائیگی کا شرف	33
۱٤	تسبیح حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	34
۱۵	ازدواجی زندگی	35
۱٦	واقعہ مباہلہ	37
۱۷	آیت تطہیر کا نزول	39
۱۸	نذر کے روزے رکھنے کا واقعہ	41
۱۹	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلاسہ دینا	44
۲۰	بچی ہوئی کھجوریں	45
۲۱	اللہ عزوجل جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے	46
۲۲	وہ نعمتیں جن کے بارے میں پوچھا جائے گا	48

Marfat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

٢٣	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایثار	49
٢٤	عورت کی سب سے عمدہ صفت	51
٢٥	عادات واطوار، حضور نبی کریم ﷺ سے مشابہ	52
٢٦	عبادت وریاضت	53
٢٧	پہلا حق باہر والوں کا ہوتا ہے	55
٢٨	پیٹ پر پتھر باندھنے کا واقعہ	56
٢٩	حضور نبی کریم ﷺ کا احتراماً کھڑے ہونا	58
٣٠	سفرِ مصطفیٰ ﷺ کی ابتداء اور انتہاء	59
٣١	جنتی عورتوں کی سردار	60
٣٢	حضرت آدم علیہ السلام کا نورِ فاطمہ کا مشاہدہ کرنا	62
٣٣	جہنم کی آگ کو حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر حرام کر دیا گیا	63
٣٤	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دشمن، رسول اللہ ﷺ کا دشمن	64
٣٥	شجرِ رسالت کی شاخ	65
٣٦	آگ کی زنجیر	66
٣٧	چاندی کے کڑے راہِ خدا میں خرچ کر دیئے	67
٣٨	حضور نبی کریم ﷺ کے متعلق فکرمند ہونا	68
٣٩	حضور نبی کریم ﷺ کے خون آلود چہرے کو صاف کرنا	69
٤٠	شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور کیفیت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	70
٤١	اولادِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نسب حضور نبی کریم ﷺ سے منسوب	71
٤٢	ماسوائے نسب فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہر نسب منقطع ہو جائے گا	72
٤٣	ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کی سفارش کرنے سے انکار	73
٤٤	روزہ نفل تھا پھر کچھ حرج نہیں	76
٤٥	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہمسایہ کی تعزیت کرنا	77
٤٦	ہمسائیگی کا حق ادا کیا	78
٤٧	مادراں را اسوہ کاملِ بتولؑ	79
٤٨	انفاق فی سبیل اللہ	80

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

۴۹	گنہگاروں کی شفاعت	82
۵۰	حضور نبی کریم ﷺ کا حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مثال دینا	85
۵۱	تمام اچھے کھانے آگ پر ہی پکتے ہیں	86
۵۲	علمی مقام	87
۵۳	بیش قیمت لباس	89
۵۴	ترازو دو پلڑوں پر قائم رہتا ہے	90
۵۵	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا پردہ کرنا	91
۵۶	مجھے دکھائی دیتا ہے	92
۵۷	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم ﷺ کے جسم کا ٹکڑا	93
۵۸	انصاف کا تقاضہ	94
۵۹	حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے محبت کی ترغیب دینا	95
۶۰	حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش کا واقعہ	96
۶۱	حضور نبی کریم ﷺ کی حسنین کریمین رضی اللہ عنہم سے محبت	98
۶۲	حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش کا واقعہ	100
۶۳	حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کی تختیاں	102
۶۴	شہادت حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور کیفیت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	104
۶۵	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صبر وشکر کا بدلہ	105
۶۶	بیت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دروازہ مسجد نبوی میں باقی رکھا گیا	106
۶۷	حضور نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون؟	107
۶۸	حضور نبی کریم ﷺ کا معمول	108
۶۹	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی الفت سو جگہ نفع پہنچاتی ہے	109
۷۰	خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مسکراہٹ کا نور	110
۷۱	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آمد پر اہل حشر کا نگاہیں جھکانا	111
۷۲	خاتونِ جنت کا ستر ہزار حوروں کے ساتھ پل صراط سے گزرنا	112
۷۳	خاتونِ جنت کا حضور نبی کریم ﷺ کی سواری پر سوار ہونا	113
۷۴	حضور نبی کریم ﷺ اور اہل خانہ کے ہمراہ جنت میں داخلہ	114

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

۷۵	بروزِ حشر مسکن عرشِ خداوندی کے نیچے سفید گنبد ہوگا	115
۷۶	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا خون آلود قمیص پکڑ کر فریاد کرنا	116
۷۷	حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فخر	117
۷۸	سعادت حج بیت اللہ	118
۷۹	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے معاملہ میں کچھ کام نہ آئیں گے	122
۸۰	حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم	123
۸۱	امہات المومنین سے تعلقات	125
۸۲	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے وصال کی خبر دینا	126
۸۳	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال	132
۸٤	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قلبی کیفیت	134
۸۵	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آمد	136
۸٦	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے غم میں لوگوں کی شمولیت	138
۸۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی نے جان دے دی	139
۸۸	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	140
۸۹	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چادر کی برکت	142
۹۰	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مطالبہ میراث	143
۹۱	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے راضی ہونا	146
۹۲	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اپنے وصال سے باخبر ہونا	147
۹۳	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آخری مسکراہٹ	149
۹٤	حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجنا	150
۹۵	امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا کرنا	152
۹٦	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیتیں	153
۹۷	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال	154
۹۸	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ اور تدفین	155
۹۹	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر کے متعلق مختلف روایات	157
۱۰۰	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی قلبی کیفیت	158

Presented By: https://jafrilibrary.com

حرفِ ابتداء

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات پر بے شمار درود وسلام۔

سورۃ الشوریٰ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

قُلْ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

''فرما دیجئے میں تم سے اس پر کچھ اجرت طلب نہیں کرتا ماسوائے اپنے قرابت داروں کی محبت کے۔''

اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم ﷺ سے فرمایا آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر لوگوں کو یہ بتا دیں کہ میں دین حق کی تبلیغ میں جو صعوبتیں برداشت کر رہا ہوں اور میں نے دین حق کی سربلندی کے لئے جو قربانیاں دی ہیں میں تم سے ان کا معاوضہ طلب نہیں کرتا ماسوائے اس کے کہ تم میرے قرابت داروں کی محبت کو ترجیح دو اور انہیں دیگر لوگوں سے بڑھ کر عزت واحترام دو اور ان کی محبت کا حق ادا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہمیں آپ ﷺ کے قرابت داروں سے محبت کا حکم دیا گیا ہے آپ ﷺ کے قرابت دار کون ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا علی، فاطمہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم۔

خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے انہیں تکلیف دی گویا اس نے مجھے تکلیف دی۔

Marfat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سیرتِ مبارکہ سب مسلمانوں بالخصوص عورتوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا ایک مثالی بیٹی، ایک مثالی بیوی اور ایک مثالی ماں تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے دین اسلام کی سربلندی کے لئے اپنے والد بزرگوار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بے پناہ مصائب کا سامنا کیا مگر کبھی بھی زبان پر شکوہ نہ لائیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فاقہ بھی برداشت کئے مگر ثابت قدمی میں کوئی فرق نہ آیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کے ظلم وستم کا بھی سامنا کیا مگر پھر بھی آپ رضی اللہ عنہا کا عزم کم نہ ہو سکا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی حیاتِ طیبہ ہمیں صبر و استقلال، جرأت و بہادری اور ادائیگی فرض کا درس دیتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی سیرتِ طیبہ ہر مسلمان عورت کے لئے قابل تقلید ہے اور ہر عورت کا یہ فرضِ اولین بنتا ہے کہ وہ آپ رضی اللہ عنہا کی سوانح عمری کا مطالعہ کرنے اور آپ رضی اللہ عنہا کے اقوال و افعال پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے۔

زیرِ نظر کتاب ''حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سو واقعات'' کو بے شمار کتب کے مطالعہ کے بعد مرتب کیا گیا ہے اور یہ کوشش کی گئی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کی سیرتِ مبارکہ کے حقیقی پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے اور اس ضمن میں مستند کتب سے رجوع کیا گیا ہے تاکہ حالات و واقعات کے مصدقہ ہونے میں کوئی امر مانع نہ رہے۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں یہ عاجزانہ التجا ہے کہ وہ میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمیں صحیح معنوں میں دین اسلام اور اپنے اسلاف کے اقوال و افعال پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جب ہم اس دنیا سے رخصت ہوں تو اللہ عزوجل اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت کی محبت میں رخصت ہوں اور بروزِ حشر ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو۔ آمین

محمد محسن

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۱

نام والقابات

آپ رضی اللہ عنہا کا نام مبارک ''فاطمہ (رضی اللہ عنہا)'' ہے۔

فاطمہ ''فطم'' سے ہے جس کے معانی روکنے یا چھڑانے کے ہیں اور فاطمہ کے معانی ہوا روکنے والی، چھڑانے والی کے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فاطمہ کے معانی چھڑانے والی، آتش جہنم سے نجات دینے والی کے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس لئے رکھا کہ اللہ عزوجل نے اسے اور اس کی نسل کو روزِ قیامت آگ سے محفوظ فرما دیا۔ (ابن عساکر)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس لئے رکھا کہ اللہ عزوجل نے اسے اور اس سے محبت کرنے والوں کو دوزخ سے الگ کر دیا ہے۔ (دیلمی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس لئے رکھا کہ اللہ عزوجل نے اس کو اور اس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے جدا کر دیا۔ (صواعق محرقہ)

القابات:

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے القابات زہرا، طاہرہ، مطہرہ، بتول، سیّدۃ النساء العالمین اور سیّدۃ النساء اہل الجنۃ ہیں۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مشہور لقب ''زہرا'' ہے جس کے معانی کلی یعنی انتہائی خوبصورت کے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا لقب ''زہرا'' اس وجہ سے مشہور ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہا کو کبھی حیض نہ آیا اور نہ ہی کسی بچے کی پیدائش کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کو نفاس آیا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا جب ہر قسم کی غلاظت سے پاک وصاف تھیں اسی لئے ''زہرا'' کے لقب سے مشہور ہوئیں۔

امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کبھی حیض نہ آتا تھا اور جب آپ رضی اللہ عنہا کے بچے کی ولادت ہوتی تو اسی وقت پاک ہو جاتی تھیں حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہا سے کبھی کوئی نماز بھی قضا نہ ہوئی اسی لئے آپ رضی اللہ عنہا کو زہرا کہا جاتا ہے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لقب ''طاہرہ'' بھی ہے جس کے معانی پاکباز خاتون کے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا کو ہر قسم کی ظاہری و باطنی پاکیزگی حاصل تھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) پاکدامن ہیں اور اللہ عزوجل نے ان کی اولاد پر جہنم کی آگ حرام کر دی ہے۔ (مستدرک الحاکم)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں وہ فرماتی ہیں جب حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی تو میں اس وقت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بطورِ دایہ موجود تھی اور میں نے کوئی خون جو بوقت ولادت ہوا کرتا ہے وہ نہ دیکھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں جانتی کہ میری بیٹی طاہرہ مطہرہ ہے اسے حیض کا خون بھی جاری نہیں ہوتا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لقب ''مطہرہ'' ہے جس کے معانی پاک صاف خاتون کے ہیں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لقب ''بتول'' بھی ہے جس کے معانی قطع تعلق

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

کے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا چونکہ دنیا و مافیہا سے بے پرواہ تھیں اسی لئے آپ رضی اللہ عنہا کا لقب ''بتول'' ہوا۔ (مراۃ المناجیح)

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لقب ''سیّدۃ النساء العالمین'' ہے جس کے معانی تمام جہان کی عورتوں کے سردار ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں، میری اس امت کی عورتوں اور تمام مومنین کی عورتوں کی سردار ہو'' (المستدرک الحاکم)

مسروق کی روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہو۔ (بخاری)

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لقب ''سیدۃ النساء اہل الجنۃ'' ہے جس کے معانی جنتی عورتوں کی سردار کے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! جنتی عورتوں کی سوائے مریم (علیہا السلام) کے سردار ہیں۔ (بخاری)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک فرشتہ جو اس رات سے قبل کبھی زمین پر نہ اترا تھا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے کے لئے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین (رضی اللہ عنہم) جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔

(مسند احمد)

Marfat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۲

ساری فضاء چہرے کے نور سے منور ہوگئی

سیّدہ ، زاہرا ، طیبہ ، طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سنِ ولادت کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے اور اس بارے میں متعدد روایات پائی جاتی ہیں مگر جمہور علماء کے نزدیک آپ رضی اللہ عنہا کا سن ولادت بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ برس قبل ہے۔

ابن سعد کی روایت کے مطابق حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت باسعادت اعلانِ نبوت سے پانچ برس قبل اس وقت ہوئی جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینتیس (۳۵) برس تھی اور ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک پچاس (۵۰) برس تھی اور قریش مکہ اس وقت خانہ کعبہ میں ایک دراڑ آنے کی وجہ سے اس کی تعمیر نو میں مصروف تھے۔ (مدارج النبوۃ)

ابن اسحاق کا قول ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولادِ پاک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوت سے قبل ہوئی ماسوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے جو حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تولد ہوئے۔

شیخ شعیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی تو ساری فضاء آپ رضی اللہ عنہا کے چہرے کے نور سے منور ہوگئی۔ (روض الفائق)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۳

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا آنسو بہانا

حضور نبی کریم ﷺ اعلانِ نبوت کے بعد مشرکین مکہ کے ظلم و ستم کا شکار تھے اور مشرکین مکہ کے ظلم و ستم میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب مشرکین مکہ کو آپ ﷺ کو اذیت پہنچاتا دیکھتیں تو پریشان ہو جاتی تھیں اور آنسو بہانے لگتی تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ اس موقع پر آپ رضی اللہ عنہا کو دلاسہ دیتے اور فرماتے میری بیٹی! تم فکرمند نہ ہو اللہ عزوجل کبھی بھی تمہارے باپ کو تنہا نہیں چھوڑے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک دن حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا روتی ہوئی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے شفقت سے پوچھا میری بیٹی! تم کیوں روتی ہو؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ابا جان! میں کیوں نہ روؤں مشرکین قریش کا ایک گروہ حجر اسود کے پاس لات و عزیٰ و منات کی قسمیں کھا رہا ہے کہ وہ آپ ﷺ کو دیکھتے ہی شہید کر دیں گے اور ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس نے آپ ﷺ کے مقدس خون سے اپنا حصہ پہچانا نہ ہو؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری بچی! تم میرے پاس وضو کا برتن لاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور مسجد تشریف لے گئے۔ جب مشرکین نے آپ ﷺ کو دیکھا تو پکارے یہ رہے۔ پھر ان کے سر جھک گئے اور ان کی ٹھوڑیاں ساقط ہو گئیں اور اپنی آنکھوں کو اٹھا بھی نہ سکے۔ آپ ﷺ نے ایک مٹھی میں خاک لے کر ان پر ماری اور فرمایا چہرے بگڑ گئے۔ پھر جس جس شخص کو اس میں سے کوئی کنکری لگی وہ بدر کے دن حالت کفر میں قتل ہوا۔ (مستدرک)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ٤

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غلاظت کو دور کرنا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اعلانِ نبوت کیا تو مشرکین مکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان کے دشمن ہو گئے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے اور ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔

❶ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرمِ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے دورانِ نماز ابوجہل نے کہا کوئی ہے جو فلاں قبیلے کے ذبح کئے ہوئے اونٹ کا گوبر، خون اور بچہ دانی لا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں پر حالت سجدہ میں رکھ دے؟ پھر وہ غلیظ چیزیں لا کر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں کے درمیان رکھ دی گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے بوجھ کی وجہ سے کافی دیر تک سجدہ میں رہے اور اس دوران مشرکین ہنستے رہے یہاں تک کہ وہ ہنستے ہوئے ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہا جو کہ اس وقت کم سن تھیں تشریف لائیں اور ان مشرکین کو برا بھلا کہتے ہوئے وہ غلاظت اپنے ہاتھوں سے ہٹانے لگیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشرکین کی اس حرکت نے شدید صدمہ پہنچایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین مرتبہ یہ دعا مانگی:

"اے اللہ! تو قریش کو اپنی گرفت میں لے۔"

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے ابوجہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کا نام لے کر دعا مانگی کہ اے اللہ! تو ان کو اپنی گرفت میں لے لے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے ان سب کی لاشیں جنگ بدر کے موقع پر خاک آلود ہوتی دیکھیں، پھر ان سب کی لاشوں کو انتہائی ذلت کے ساتھ گھسیٹ کر بدر کے ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر فرمایا ان گڑھے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ (بخاری)

❷ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ابھی کم سن تھیں اور حضور نبی کریم ﷺ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور اس وقت وہاں بے شمار مشرکین موجود تھے۔ جب آپ ﷺ سجدہ میں گئے تو عتبہ بن معیط نے آپ ﷺ کی پیٹھ مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی۔ خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور حضور نبی کریم ﷺ کی پیٹھ مبارک سے اونٹ کی اوجھڑی کو گرا دیا اور عتبہ کے لئے بددعا فرمائی۔ (الحیات الحقی)

❸ حضور نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ راستہ سے گزر رہے تھے ایک بدبخت نے آپ ﷺ کے سر مبارک پر خاک ڈال دی۔ آپ ﷺ اسی حالت میں گھر تشریف لائے، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی یہ حالت دیکھی تو بے قرار ہو گئیں، فوری پانی لائیں اور آپ ﷺ کا سر دھونے لگیں اور ساتھ ہی روتی جاتی تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہا کو یوں روتے دیکھا تو فرمایا بیٹی تم روؤ نہیں، اللہ عزوجل تیرے باپ کو بچائے گا۔ (طبری)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۵

ابوجہل کے منہ پر تھپڑ مارنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک دن ابوجہل نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ننھے چہرے پر تھپڑ مارنے کی گستاخی کی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس کی شکایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کے پاس جاؤ اور اسے جا کر ساری بات بتاؤ۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اسی وقت ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کے پاس گئیں اور انہیں سارا واقعہ بتایا۔ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) نے آپ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لیا اور ابوجہل کے پاس پہنچے اور آپ رضی اللہ عنہا سے وہاں جا کر فرمایا جس طرح اس نے تمہارے منہ پر تھپڑ مارا ہے تم بھی اس کے منہ پر ویسے ہی تھپڑ مارو۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ابوجہل کے منہ پر تھپڑ مار دیا اور واپس آ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارا واقعہ بیان کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی:

''اے اللہ! ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کو نہ بھلانا۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے یقین ہے کہ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کا قبولِ اسلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسی دعا کا نتیجہ ہے۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ٦

والدہ کا وصال اور کیفیت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

٦ ھ میں مشرکین مکہ کی دشمنی عروج پر پہنچ چکی تھی اور اکابرین قریش نے بالاتفاق فیصلہ کیا کہ بنو ہاشم سے ہر طرح کی قطع تعلقی اختیار کر لی جائے اور ان کے ساتھ کاروباری لین دین ختم کر دیا جائے اور ان سے کسی بھی قسم کا کوئی تعلق باقی نہ رکھا جائے، اس فیصلہ کو اکابرین قریش نے ایک معاہدہ کی شکل دی اور اس معاہدہ پر تمام سرداروں کے دستخط کروانے کے بعد اسے خانہ کعبہ کی دیوار پر آویزاں کر دیا گیا۔ حضرت ابوطالب جو اس وقت بنو ہاشم کے سربراہ تھے وہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کو لے کر شعب ابی طالب نامی گھاٹی میں محصور ہو گئے اور ان میں ابولہب شامل نہ تھا۔ شعب ابی طالب میں محصوری کی مدت قریباً تین برس ہے۔ اس دوران جانثارنِ رسول اللہ ﷺ نے حضور نبی کریم ﷺ کا بھرپور ساتھ دیا اور اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر آپ ﷺ کا ساتھ نہ چھوڑا۔ بالآخر اکابرین قریش کے معاہدہ کو دیمک نے چاٹ لیا اور یوں بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کو شعب ابی طالب سے رہائی کی صورت پیدا ہوئی۔

شعب ابی طالب کی محصوری کے خاتمہ کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کے ہردلعزیز چچا حضرت ابوطالب انتقال فرما گئے اور اس کے کچھ دنوں بعد آپ ﷺ کی غمگسار اہلیہ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی وصال فرما گئیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے لئے یہ دونوں بڑے صدمے تھے جنہوں نے آپ ﷺ کو غمگین کر دیا اسی

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

لئے اس سال کو عام الحزن یعنی غم کے سال کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تدفین خود اپنے ہاتھوں سے کی اور ان کے جسم اقدس کو قبر میں اتارا۔

حضور نبی کریم ﷺ جب ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تدفین کے بعد گھر لوٹے تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا ابا جان! میری والدہ کہاں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری ماں اس وقت فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت مریم علیہا السلام کے محلات کے درمیان زبرجد سے بنے ہوئے گھر میں ہیں جہاں نہ کوئی فضول بات ہے اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی تھکاوٹ۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ابا جان! یہ زبرجد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا زبرجد موتیوں، لعل اور یاقوت سے مرصع محل ہے۔ (معجم الاوسط)

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو والدہ سے جدائی انتہائی شاق گزری تھی اور آپ رضی اللہ عنہا ان کی جدائی کو شدت سے محسوس کرتی تھیں مگر چونکہ آپ رضی اللہ عنہا کی تربیت ایک ایسی ماں نے کی تھی جو حضور نبی کریم ﷺ کی ہر مصیبت میں ساتھ دینے والی تھیں لہٰذا آپ رضی اللہ عنہا نے والدہ کے وصال کے بعد یہ ذمہ داری سنبھال لی کہ جب بھی حضور نبی کریم ﷺ دن بھر کی صبر آزما تبلیغ کے بعد واپس لوٹتے تو آپ رضی اللہ عنہا ان کی دلجوئی فرماتی تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا کا چہرہ دیکھتے ہی حضور نبی کریم ﷺ کی ساری تھکاوٹ دور ہو جاتی تھی۔

رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا
کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیر نبوت کا

Presented By: https://jafrilibrary.com
Marfat.com

واقعہ نمبر ۷

مدینہ منورہ کی جانب ہجرت

مشرکین مکہ کا ظلم و ستم جب حد سے تجاوز کر گیا تو ۱۳ نبوی میں حضور نبی کریم ﷺ کو اللہ عزوجل کی جانب سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر چھوڑا اور خود حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے نکلے اور مدینہ منورہ کی جانب عازمِ سفر ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد حضرت زید بن حارثہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہم کو مکہ مکرمہ روانہ کیا تاکہ وہ آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کو لے کر مدینہ منورہ واپس آئیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر قیام کیا اور پھر آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ حضرت زید بن حارثہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہم کو پانچ سو درہم اور دو یا تین اونٹ دے کر مکہ مکرمہ روانہ کریں تاکہ وہ اشیائے ضروریہ خریدیں اور آپ ﷺ کے اہل خانہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کو مدینہ منورہ لا سکیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن حارثہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہم کے ہمراہ عبداللہ بن اریقط کو بھی روانہ کیا یوں یہ حضور نبی کریم ﷺ کی صاحبزادیوں حضرت سیّدہ ام کلثوم، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہن اور ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اہل و عیال کو لے کر مدینہ منورہ تشریف لائے۔ (معارج النبوۃ)

Marfat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۸

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی

ہجرتِ مدینہ کے وقت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سن بلوغت کو پہنچ چکی تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذی الحجہ ۲ھ میں آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کیا، اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک قریباً پندرہ برس تھی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک قریباً اکیس برس تھی۔

❶ ابن سعد کی روایت میں ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! میں اس سلسلہ میں حکم الٰہی کا منتظر ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے کہا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! آپ رضی اللہ عنہ کو منع کر دیا گیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ترغیب دلائی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی یہی فرمایا کہ اے عمر (رضی اللہ عنہ)! میں اس سلسلہ میں حکم الٰہی کا منتظر ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تو اس کے اہل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ (طبقات الکبریٰ)

ایک دن حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے دورانِ گفتگو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ہوا تو

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمام معززین نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے ساتھ نکاح کی خواہش کا اظہار کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ معاملہ اللہ عزوجل کے ذمہ ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام نہیں بھیجا شاید انہوں نے ایسا غربت کی وجہ سے کیا ہو اور میرا خیال ہے کہ اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے روک رکھا ہے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم سے مشورہ طلب کیا کہ ان کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ اور اگر ان کا ارادہ ہو تو ہم سب مل کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے ہیں اور انہیں اس بات پر آمادہ کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح پر راضی ہوں اور اگر وہ تنگ دستی کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں تو ہم ان کی مدد کریں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! اللہ عزوجل آپ رضی اللہ عنہ کو اس کی توفیق دے اور پھر سب مل کر مسجد نبوی سے نکلے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تلاش کرتے ہوئے ایک انصاری کے باغ کی جانب جا نکلے جہاں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ باغ میں بطورِ اجرت اونٹوں کے لئے پانی نکالنے میں مصروف تھے۔ تینوں حضرات نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو حال احوال دریافت کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! معززین قریش نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر انہیں لوٹا دیا کہ یہ معاملہ اللہ عزوجل کے ذمہ ہے اور ہم آپ رضی اللہ عنہ کو نیک عادات و اطوار کا مالک پاتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس کا اہل سمجھتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار بھی ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ کو کس نے اس بات سے روکا اور مجھے امید ہے کہ اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آپ رضی اللہ عنہ کے لئے روک رکھا ہے۔

راوی کہتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

کی بات سنی تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسے کام پر آمادہ کیا جو رکا ہوا تھا اور مجھے ایسے کام کی جانب متوجہ کیا جس سے میں غافل تھا، اللہ کی قسم! مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی شہزادی پسند ہیں اور ایسے رشتہ کے لئے کوئی مجھ جیسا نہیں مگر غربت نے مجھے اس کام سے روک رکھا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! ایسا نہ کہو اللہ عزوجل اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نزدیک یہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے وہ اڑتے غبار کی مانند ہے۔ (روض الفائق)

❸ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم کی ترغیب پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کون ہے؟ ابھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب بھی نہ دیا تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا دروازہ کھول دو وہ ہے جس سے اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ محبت کرتے ہیں اور وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ ﷺ کس کا ذکر کرتے ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ میرا بھائی ہے اور مجھے ساری مخلوق سے زیادہ پیارا ہے؟

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں تیزی سے اٹھی اور جب میں نے دروازہ کھولا تو وہاں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ موجود تھے، پھر جب تک میں اوٹ میں نہ ہوگئی وہ اندر داخل نہ ہوئے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو سلام کیا اور حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں بیٹھنے کے لئے کہا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے اور کوئی بات کرنے کی بجائے زمین کریدنے لگے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! کچھ کام تھا تم بلا جھجک بتاؤ تمہاری حاجت پوری ہو گی؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے

۱۲۵۳۱۱
Presented By: https://jafrilibrary.com
Marfat.com

ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ ﷺ نے مجھے اپنے چچا ابوطالب اور چچی فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد سے لیا اور اس وقت میں نا سمجھ تھا، آپ ﷺ نے میری رہنمائی فرمائی، مجھے ادب کا قرینہ سکھایا، مجھے نیک بنایا، مجھ پر میرے ماں باپ سے زیادہ شفقت فرمائی اور اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کے ذریعے مجھے ہدایت عطا فرمائی اور مجھے شرک سے محفوظ رکھا جس میں میرے والدین مبتلا تھے اور آپ ﷺ ہی دنیا و آخرت میں میرا وسیلہ ہیں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل آپ ﷺ کے ذریعے میری پشت پناہی فرمائے اور میرا بھی ایک گھر ہو، بیوی ہو جس سے میں سکون حاصل کروں، میں آپ ﷺ کی خدمت میں اسی غرض سے حاضر ہوا ہوں اور آپ ﷺ سے آپ ﷺ کی شہزادی خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کرتا ہوں۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ کا چہرہ دیکھا جو اس وقت خوشی و مسرت سے دمک رہا تھا۔ (روض الفائق)

۴ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ علی (رضی اللہ عنہ) نے تم سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خاموشی اختیار کی اور پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ (طبقات الکبریٰ)

۵ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! تمہارے پاس کیا ہے جس سے تم فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کا حق مہر ادا کر دو گے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کی قسم! میری حالت آپ ﷺ سے پوشیدہ نہیں، میرے پاس ایک زرہ، ایک تلوار اور پانی لانے کے لئے ایک اونٹ کے سوا کچھ بھی نہیں ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم تلوار سے اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرو گے اور اس

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

کے بغیر گزارہ نہیں ہے اور اونٹ سے تم اپنے اور گھر والوں کے لئے پانی لاتے ہو اور سفر میں اس پر سامان بھی لادتے ہو اور اب تمہارے پاس زرہ ہے میں اس کے عوض سے تم سے اپنی بیٹی کا نکاح کرتا ہوں اور میں تجھ سے راضی ہوں۔ (روض الفائق)

❻ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بعد اپنی زرہ لی اور بازار چلا گیا تا کہ اسے فروخت کر سکوں۔ پھر میری زرہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے چارسو درہم میں خرید لی اور جب میں نے ان سے درہم وصول کر لئے اور انہوں نے زرہ اپنے قبضہ میں لے لی تو مجھ سے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! کیا اب میں اس زرہ کا آپ رضی اللہ عنہ سے زیادہ حقدار ہوں اور آپ رضی اللہ عنہ ان درہم کے زیادہ حقدار ہیں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں یہ زرہ آپ رضی اللہ عنہ کو بطورِ ہدیہ دیتا ہوں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے وہ درہم اور زرہ لی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حسن سلوک پر ان کے لئے خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ (روض الفائق)

❼ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ذریعے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم و دیگر شامل تھے انہیں بلایا اور جب سب جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور بعد حمد و ثناء فرمایا مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کا نکاح علی (رضی اللہ عنہ) سے کر دوں اور ان کا مہر چارسو مثقال مقرر کرتا ہوں، اے علی (رضی اللہ عنہ)! کیا تجھے منظور ہے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اسے بخوشی قبول کرتا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اس کی تکرار کی اور پھر دعا فرمائی کہ اللہ عزوجل تم دونوں کو برکت دے اور تمہیں نیک اولاد عطا فرمائے۔ (مدارج النبوۃ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۹

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز

❶ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین چیزیں دیں اول سیاہ رنگ کی ایک چادر، دوم ایک مشک اور سوم ایک تکیہ جس میں اذخر کی گھاس بھری ہوئی تھی۔ (سنن نسائی)

❷ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے عقد کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں یعنی امہات المومنین کو حکم دیا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے لئے جہیز تیار کریں اور ان کو علی (رضی اللہ عنہ) کے پاس پہنچائیں۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ایک علیحدہ حجرہ کا انتظام کیا گیا اور پھر میدانِ بطحاء کے کنارے سے نرم مٹی منگوا کر ہم نے اپنے ہاتھوں سے اس حجرہ میں فرش تیار کیا اور پھر خرما کی چھال سے دو تکیے تیار کئے اور حجرہ کے ایک کونے میں کپڑے اور مشک لٹکانے کے لئے لکڑی گاڑ دی۔ اس سب کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس حجرہ میں پہنچا دیا اور پھر دعوتِ ولیمہ میں ہم نے لوگوں کو کھجوریں اور انگور کھلائے اور ہم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بہتر کوئی شادی نہیں دیکھی۔ (ابن ماجہ)

❸ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلایا اور مٹھی بھر درہم دیئے اور فرمایا ان کے عوض تم فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے لئے مناسب چیزیں خرید لاؤ اور پھر حضرت سلمان فارسی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم کو ان کے ہمراہ بھیجا تاکہ وہ سامان اٹھانے میں ان کے معاون ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضور نبی کریم ﷺ نے ۶۳ درہم عطا فرمائے اور میں نے ان کے عوض روئی سے بھرا ہوا موٹے کپڑے

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

کا ایک بستر، چمڑے کا ایک دسترخوان، کھجور کے پتوں سے بھرا چمڑے کا تکیہ، پانی کا ایک مشکیزہ، ایک کوزہ اور نرم اون کا ایک پردہ خریدا۔ پھر میں نے، حضرت سلمان اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم نے وہ سامان اٹھالیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان دیکھا تو رونے لگے اور آسمان کی جانب نگاہ بلند کی اور فرمایا الٰہی! ایسے لوگوں کو اپنی برکت سے نواز جن کا شعار ہی تجھ سے ڈرنا ہے۔ (روض الفائق)

❹ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ ایک منافق نے کہا اگر تم میری لڑکی سے شادی کرتے تو میں تمہیں اتنا جہیز دیتا کہ اونٹوں کی قطاریں لگ جاتیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا شادی تقدیر سے نہیں ہوتی اور نہ ہی تدبیر سے ہوتی ہے بلکہ یہ امر الٰہی ہے اور یہی سب سے بڑا جہیز ہے اور میری نگاہ نہ ہی پہلے کبھی مال و متاع پر گئی اور نہ اب جائے گی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس منافق کو یہ جواب دے چکے تو ندائے غیبی آئی آسمان کی جانب نگاہ بلند کرو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے آسمان کی جانب نگاہ بلند کی تو آسمان اونٹوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں اور ان کی پشت پر انعام و اکرام کے ڈھیر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے منافق! مجھے اللہ عزوجل نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کا جہیز دکھا دیا اور وہ ایسا ہے کہ روئے زمین پر قیامت تک کسی نے نہ دیکھا ہوگا اور نہ دیکھ سکے گا۔

❺ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو جہیز دیا اس میں دو جوڑے، دو بازو بند نقرئی، ایک چادر، ایک پیالہ، ایک چکی، دو گلاس، ایک مشک، ایک کٹورہ پانی پینے کے لئے، دو رضائیاں جو کتان کی بنی ہوئی تھیں، چار گدے جو اون سے بھرے ہوئے تھے اور دو تکیے جو کھجور کے پتوں سے بھرے تھے۔ (الحیاۃ الحی)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۱۰

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح بہترین شخص کے ساتھ

❶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جب حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کر دیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ ﷺ نے میرا نکاح ایسے شخص سے کر دیا جس کے پاس نہ مال ہے اور نہ کوئی اور چیز؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تو اس پر راضی نہیں کہ اللہ عزوجل نے اہل بیت میں سے دو اشخاص کو پسند کیا ایک تیرے باپ کو اور دوسرے تیرے شوہر کو، تم اس کی ہرگز نافرمانی نہ کرنا۔ (حکایاتِ صحابہ)

❷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سے مروی اسی روایت میں ہے حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہارا نکاح اس کے ساتھ کیا جو ازروئے اسلام اولین مسلمانوں میں سے ہے اور علم کے اعتبار سے دانا ہے جبکہ تم امت کی عورتوں میں بہترین ہو جس طرح حضرت مریم علیہا السلام اپنی قوم میں تھیں۔

(مستدرک الحاکم)

❸ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب رخصت ہو کر اپنے گھر تشریف لے گئیں تو حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو کر اندر آنے کی اجازت مانگی۔ جب آپ ﷺ کو گھر کے اندر آنے کی اجازت ملی تو آپ ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اس میں اپنے دونوں ہاتھ ڈالنے کے بعد پانی حضرت علی المرتضیٰ

Presented By: https://jafrilibrary.com

رضی اللہ عنہ کے سینہ اور بازوؤں پر چھڑکا اور پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا جو شرم و حیاء سے جھجکتی ہوئی تشریف لائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بھی پانی چھڑکا اور فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میں نے تیرا نکاح اپنے خاندان کے بہترین شخص کے ساتھ کیا ہے۔

(طبقات ابن سعد)

۴ طبرانی کی روایت ہے جب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رخصت ہو کر آئیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا میرا انتظار کرنا چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لے کر گھر کے ایک گوشہ میں بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دروازہ کھولا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور پانی منگوایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک لکڑی کے برتن میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنے ہاتھ ڈال دیئے اور پھر اللہ عزوجل نے جو چاہا پڑھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کے شانوں، بازوؤں اور سینہ پر وہ پانی چھڑکا اور پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا جو شرماتی ہوئی تشریف لائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بھی پانی چھڑک دیا۔ پھر فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میں نے تمہارا نکاح اپنے خاندان کے افضل شخص سے کیا ہے۔ (طبرانی)

۵ بعض روایات میں آتا ہے جس دن حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اور رخصتی ہوئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس روز بعد نمازِ عشاء حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور پانی کا پیالہ منگوایا اور اس میں اپنا لعابِ دہن ڈالنے کے بعد تین مرتبہ معوذتین پڑھی اور دعا مانگی اور پھر وہ پانی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو پینے کے لئے دے دیا۔ پھر پانی منگوایا اور اس سے وضو کیا جو بچ گیا وہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پینے کے لئے دے دیا اور پھر دونوں کے حق میں دعا فرمائی۔ (کنز العمال)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۱۱

جنتی لباس

نقوش پائے محمد ﷺ کی جستجو میں رہوں
میرے خدا میری چاہت کی آبرو رکھنا

❶ نزہۃ المجالس میں منقول ہے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو سلام کہا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سلام کروں اوران کے لئے جنتی لباسوں میں سندس اخضر کا خاص لباس ہدیۃً بھیجا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کا سلام پہنچایا اور وہ لباس جو جبرائیل علیہ السلام لائے تھے وہ آپ رضی اللہ عنہا کو پہننے کے لئے دیا اور اس لباس کو زیب تن کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کا نور مشرق ومغرب میں چھا گیا۔

(نزہۃ المجالس)

❷ نزہۃ المجالس میں منقول ہے کہ ایک یہودی عورت کی شادی ہوئی اور اس نے اپنی امیر سہیلیوں کو بلایا جو انتہائی قیمتی لباس زیب تن کئے اس شادی میں شریک ہوئیں اور اس یہودی عورت نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی شادی میں شرکت کی دعوت دی تھی اور اس کا ارادہ آپ رضی اللہ عنہا کے فقر کا تمسخر اڑانا تھا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جنتی لباس پیش کیا کہ وہ یہ لباس حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے لائے ہیں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا وہ جنتی لباس زیب تن کئے جب اس شادی میں

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

شریک ہوئیں تو ہر عورت انہیں دیکھ کر حیران رہ گئی اور پوچھنے لگیں کہ یہ لباس کہاں سے آیا ہے؟

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے یہ لباس میرے والد نے دیا ہے؟ انہوں نے پوچھا ان کے پاس کہاں سے آیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا انہیں یہ لباس حضرت جبرائیل علیہ السلام نے لا کر دیا ہے۔ انہوں نے پوچھا حضرت جبرائیل علیہ السلام سے یہ لباس کہاں سے لے کر آئے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ یہ لباس جنت سے لائے ہیں۔ ان عورتوں نے جب آپ رضی اللہ عنہا کی بات سنی تو بے ساختہ پکار اٹھیں:

اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه

''ہم گواہی دیتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور ہم گواہی دیتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔''

پس ان میں سے جس عورت کا شوہر بھی مسلمان ہوا وہ عورت اس کے ساتھ رہی اور جس عورت کا شوہر مسلمان نہ ہوا اس نے اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر لی۔

(نزہۃ المجالس)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۱۲

گھریلو امور میں دلچسپی

خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گھریلو امور میں دلچسپی اور گھریلو امور کو احسن انداز میں نبھانا موجودہ معاشرے کی عورتوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کو بظاہر کوئی آسائش میسر نہ تھی مگر آپ رضی اللہ عنہا نے کبھی بھی زبان سے اُف تک نہ کی اور گھریلو کام کاج میں کبھی سستی کا مظاہرہ نہ کیا، بچوں کی تربیت میں کوئی کسر باقی نہ رہنے دی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اپنے شوہر کو راضی کرنے کی سعی کرتی رہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نہایت صابر و شاکر تھیں۔ گھریلو امور کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ پانچ وقت نماز پابندی سے ادا کرتی تھیں اور معمول کے اوراد و وظائف کو بھی کبھی ترک نہ کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کبھی بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بے جا فرمائش نہ کرتی تھیں اور جو کچھ بھی کھانے یا پہننے کو مل جاتا صبر و شکر کے ساتھ کھا لیتی تھیں اور پہن لیتی تھیں۔

❶ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھوں سے چکی پیستی تھیں جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کے ہاتھوں پر چھالے پڑ جاتے تھے، مشک میں پانی خود بھر کر لاتی تھیں جس کی وجہ سے سینہ پر مشک کی رسی کے نشان پڑ گئے تھے، گھر میں جھاڑو وغیرہ خود دیتی تھیں جس کی وجہ سے تمام کپڑے گرد آلود ہو جاتے تھے۔

(سنن ابوداؤد)

❷ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے آپ رضی اللہ عنہا اس وقت اونٹ کے بالوں سے بنے ہوئے موٹے لباس کو زیب تن کئے چکی میں آٹا پیس رہی تھیں، رسول

Presented By: https://jafrilibrary.com

اللہ ﷺ نے دیکھا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا دنیا کی تنگی و سختی پر صبر سے کام لو تا کہ جنت کی ابدی نعمتیں تمہیں حاصل ہوں۔ (احیاء العلوم)

۳ روایات میں آتا ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک صبح نماز کے لئے دیر سے پہنچے، حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا اے بلال (رضی اللہ عنہ)! تمہیں کس چیز نے روکا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مکان کے پاس سے گزرا اور آپ رضی اللہ عنہا اس وقت آٹا پیس رہی تھیں اور بچہ پاس رو رہا تھا میں نے عرض کیا اگر آپ رضی اللہ عنہا چاہیں تو میں آٹا پیس دیتا ہوں اور اگر چاہیں تو بچہ کو سنبھال لیتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا میں اپنے بیٹے پر تم سے زیادہ مہربان ہوں اور میری تاخیر کا سبب یہ ہے۔ (تاریخ دمشق)

۴ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہماری والدہ گھر کے تمام امور اپنے ہاتھوں سے انجام دیتی تھیں حتیٰ کہ کھانا پکانا، چکی پیسنا، جھاڑو دینا وغیرہ سب کام ہماری والدہ خود کیا کرتی تھیں۔

۵ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سخت بخار ہو گیا اور میں آپ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رات بھر جاگتا رہا۔ پچھلے پہر ہم دونوں کی آنکھ لگ گئی اور میں اذانِ فجر سن کر جب بیدار ہوا تو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا وضو فرما رہی ہیں، میں مسجد میں نماز پڑھنے چلا گیا جب نماز پڑھ کر آیا تو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا معمول کے مطابق چکی پیس رہی تھیں۔ میں نے کہا فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تمہیں اپنے حال پر رحم نہیں آتا، تم رات بھر بیمار رہیں، پھر صبح ٹھنڈے پانی سے وضو کر کے نماز پڑھی اور اب چکی پیس رہی ہو؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر میں اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے مر بھی جاؤں تو مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com
Marfat.com

واقعہ نمبر ۱۳

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمسائیگی کا شرف

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مکان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان سے قدرے فاصلہ پر واقع تھا۔ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ تمہیں اپنے مکان کے نزدیک منتقل کر دوں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان کے کئی مکان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں موجود ہیں ان سے کہہ کر کوئی مکان خالی کروا دیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس بات کو مناسب نہیں سمجھتا اور حارثہ (رضی اللہ عنہ) نے پہلے بھی بے شمار مکانات مہاجرین کو بطورِ ہدیہ دیئے ہیں۔

حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان کو اس بات کی خبر ہوئی تو وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شہزادی کو اپنے قریب منتقل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا گھر لے لیں اور میرا سب کچھ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے، اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو مجھ سے قبول فرمائیں گے وہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے باقی چھوڑ دیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو صحیح کہتا ہے اللہ عزوجل تجھے برکت عطا فرمائے اور پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان کے مکان میں منتقل کر دیا۔ (طبقات الکبریٰ)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۱۴

تسبیح حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس فتوحات کے زمانہ میں بے شمار غلام اور لونڈیاں بطورِ غنیمت آئیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا کر ان سے گھریلو کام کاج کے لئے کوئی لونڈی مانگ لیں تاکہ گھریلو کام کاج میں آسانی ہو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت گھر پر موجود نہ تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہا کی آؤ بھگت کی اور آنے کی وجہ دریافت کی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے انہیں اپنے آنے کی وجہ بتائی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس معاملہ پر بات کریں گی۔ آپ رضی اللہ عنہا واپس لوٹ آئیں، پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کے متعلق بتایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی وقت آپ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہیں اس وقت کوئی لونڈی نہیں دے سکتا کیونکہ مجھے ابھی اصحابِ صفہ کی خورد ونوش کا انتظام کرنا ہے اور میں انہیں کیسے بھول جاؤں جنہوں نے دین اسلام کی سربلندی کے لئے اپنے گھربار کو ترک کر دیا تاکہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی حاصل کریں، تم ہر نماز کے بعد اور رات کو سونے سے قبل ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ تمہارے لئے لونڈی سے بہتر ہے۔ (بخاری)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Marfat.com

واقعہ نمبر ۱۵

ازدواجی زندگی

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ازدواجی زندگی بلاشبہ میاں بیوی کے مابین تعلقات کی بہترین مثال ہے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مابین بہترین ذہنی ہم آہنگی اور محبت و الفت پائی جاتی تھی مگر بتقاضائے بشریت دونوں کے مابین کبھی کبھار ناراضگی بھی ہو جاتی تھی۔

❶ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملنے ان کے گھر گئے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو موجود نہ پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ان کے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مابین کچھ جھگڑا ہو گیا تھا جس پر وہ غصہ میں چلے گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تلاش کرنے بھیجا اس نے آ کر بتایا کہ آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں آرام فرما رہے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود اس جگہ تشریف لے گئے اور اس وقت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پہلو سے چادر ہٹ گئی تھی اور جسم مبارک پر مٹی لگی ہوئی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مٹی صاف کرتے جاتے اور فرماتے جاتے اے ابوتراب اٹھو، اے ابوتراب اٹھو۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو گھر لائے اور دونوں میاں بیوی کے مابین صلح کروائی۔ (بخاری)

❷ حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مابین کچھ ناراضگی ہو گئی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

کہا اللہ کی قسم! میں آپ ﷛ کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کروں گی۔ پھر حضرت سیّدہ فاطمہ ﷞، حضور نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور حضرت علی المرتضیٰ ﷛ بھی ان کے پیچھے خاموشی سے آ گئے اور ایک جگہ چھپ کر کھڑے ہو گئے تا کہ دونوں کی گفتگو سن سکیں۔ حضرت سیّدہ فاطمہ ﷞ نے جب حضرت علی المرتضیٰ ﷛ کی شکایت کی تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا فاطمہ (﷞)! میری بات غور سے سنو وہ کون سے میاں بیوی ہیں جن کے درمیان اختلافِ رائے پیدا نہیں ہوتا اور وہ کون سا شوہر ہے جس کی بیوی اس کی خواہش پوری نہ کرے اور وہ خاموش رہے؟ حضرت علی المرتضیٰ ﷛ خاموشی سے سن رہے تھے اور آپ ﷛ فرماتے ہیں میں نے اس کے بعد ارادہ کر لیا کہ آئندہ کوئی بھی ایسا کام نہیں کروں گا جو خاتونِ جنت کے مزاج کے خلاف ہو۔

(طبقات الکبریٰ)

۳ حضرت حبیب بن ابو ثابت ﷛ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت سیّدہ فاطمہ ﷞ اور حضرت علی المرتضیٰ ﷛ کے مابین کچھ ناراضگی ہو گئی، حضور نبی کریم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور آپ ﷺ کے لئے بستر بچھایا گیا۔ آپ ﷺ پہلو کے بل لیٹ گئے، حضرت علی المرتضیٰ ﷛ تشریف لائے اور وہ آپ ﷺ کی ایک جانب بیٹھ گئے پھر حضرت سیّدہ فاطمہ ﷞ تشریف لائیں اور آپ ﷺ کی ایک جانب بیٹھ گئیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دونوں کا ہاتھ پکڑ کر ناف پر رکھا اور دونوں کے مابین صلح کروا دی۔ پھر آپ ﷺ ان کے مکان سے باہر تشریف لائے تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! جب آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے تو چہرے پر حزن و ملال کی کیفیت تھی اب جب باہر تشریف لائے تو چہرے پر مسرت کے آثار ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا کیوں نہ ہو میں نے ان دونوں کے مابین صلح کروائی ہے جو مجھے بہت پیارے ہیں۔

(طبقات الکبریٰ)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۱۶

واقعہ مباہلہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک مرتبہ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کا مقصد آپ ﷺ سے مناظرہ کرنا تھا۔ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ اللہ عزوجل کے بندے اور رسول ہیں اور کنواری مریم علیہا السلام کی جانب القا کیے گئے۔ عیسائی بولے وہ تو (معاذ اللہ) اللہ کے بیٹے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کیسے؟ عیسائی بولے کیا آپ ﷺ نے کوئی بندہ ایسا دیکھا جو بغیر باپ کے پیدا ہوا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر یہ دلیل ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق تم کیا رائے رکھتے ہو کہ وہ بغیر ماں باپ کے پیدا کیے گئے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تو ماں تھیں اور باپ نہ تھے۔ ان عیسائیوں کے پاس آپ ﷺ کی بات کا کوئی جواب نہ تھا مگر وہ اپنی ہٹ دھرمی کی بناء پر جھگڑنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم مباہلہ کرلو جو سچا ہوا وہ بچ جائے گا اور جو غلط ہوا وہ برباد ہوگا اور حق و باطل عقائد بھی واضح ہو جائیں گے۔ اللہ عزوجل نے اس موقع پر سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۶۱ نازل فرمائی:

"یہ آپ سے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق) حجت کریں اس کے
کہ آپ کو اس کا علم آچکا (پس) فرما دیجئے ہم بلاتے ہیں اپنے بیٹے
اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں
اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔"

عیسائی وفد نے حضور نبی کریم ﷺ کی بات سنی تو کہا ہمیں تین دن کی مہلت

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

دیں۔ آپ ﷺ نے انہیں تین دن کی مہلت دے دی اور پھر تین دن گزرنے کے بعد وہ عیسائی وفد عمدہ قبائے زیب تن کئے اپنے نامور پادریوں کے ہمراہ واپس لوٹا۔ آپ ﷺ بھی تشریف لائے اور آپ ﷺ کی گود میں حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ تھے، بائیں ہاتھ سے آپ ﷺ نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا جبکہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، آپ ﷺ کے پیچھے تھے۔ آپ ﷺ ان سے فرما رہے تھے جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

''اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔''

عیسائی وفد میں موجود سب سے بڑے پادری نے جب حضور نبی کریم ﷺ کو اہل بیت کے ہمراہ دیکھا تو بے ساختہ پکار اٹھا: بے شک میں ایسے چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر یہ بارگاہِ الٰہی میں دعا کریں کہ اے اللہ! ان پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دے تو وہ ان پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دے اور تم ان سے ہرگز مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاک کر دیئے جاؤ گے اور پھر روئے زمین پر کوئی بھی عیسائی باقی نہ رہے گا۔

عیسائی وفد نے جب اپنے بڑے پادری کی بات سنی تو حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا ہم آپ ﷺ سے مباہلہ نہیں کرتے، آپ ﷺ اپنے دین پر رہیں اور ہم اپنے دین پر رہیں گے۔ پھر ان عیسائیوں نے جزیہ کی شرط پر صلح کر لی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر فرمایا قسم ہے اللہ عزوجل کی جس کا عذاب ان کے سروں پر تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو یہ بندر اور خنزیر بن جاتے اور ان کے گھربار جل کر خاکستر ہو جاتے اور ان کے چرند و پرند سب نیست و نابود ہو جاتے۔

(مدارج النبوۃ)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۱۷

آیت تطہیر کا نزول

ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

"اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے۔"

(الاحزاب:۳۳)

بیشتر مفسرین کرام کے نزدیک یہ آیت مبارکہ حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کے حق میں نازل ہوئی۔

❶ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آیت بالا پنجتن پاک کی شان میں نازل ہوئی اور پنجتن پاک سے مراد حضور نبی کریم ﷺ حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم ہیں۔ (مسند احمد)

❷ مسند احمد میں منقول ہے حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کو اپنی چادر میں لیا اور دعا فرمائی:

"اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان سے رجس و ناپاکی کو دور فرمادے اور انہیں پاک کر دے اور خوب پاک کر۔"

❸ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت شیبہ سے مروی ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے ایک صبح حضور نبی کریم ﷺ کو گھر سے باہر جاتے دیکھا اور

Presented By: https://jafrilibrary.com

آپ ﷺ نے اس وقت ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اون سے کجادوں کے نقش بنے ہوئے تھے پس حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کرلیا، پھر حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کرلیا۔ پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کرلیا۔ پھر حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کرلیا اور پھر آپ ﷺ نے فرمانِ الٰہی کی تلاوت کی:

"اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کردے۔"

(مسلم وبیہقی)

۲ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ جو حضور نبی کریم ﷺ کے پروردہ ہیں فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر تھے جب فرمانِ الٰہی نازل ہوا:

"اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کردے۔"

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت علی المرتضٰی، حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور اپنی کملی میں ڈھانپ لیا اور پھر فرمایا اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے نجاست کو دور کردے اور انہیں خوب پاک وصاف کردے۔ (ترمذی)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۱۸

نذر کے روزے رکھنے کا واقعہ

کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک مرتبہ سردارانِ نوجوان اہل جنت حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم بیمار ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ان کی عیادت کے لئے گئے۔ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے کہا آپ رضی اللہ عنہ ان کی صحت کے لئے نذر مان لیں۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے نذر مان لی کہ جب میرے دونوں بیٹے صحت یاب ہوں گے تو میں اور میری زوجہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تین روزے رکھیں گے۔ اللہ عزوجل کے فضل وکرم سے حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کو صحت کاملہ نصیب ہوئی اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی نذر پوری کرنے کے لئے تین روزے رکھے۔ جب پہلا روزہ رکھا تو افطار کے وقت گھر میں کوئی چیز موجود نہ تھی۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے قرض لیا اور تھوڑے سے جو لاکر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیئے جنہیں پیس کر انہوں نے آٹا تیار کیا۔ جب شام کو افطار کے وقت کھانا تیار ہوا اور حضرت علی المرتضٰی، حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت سیّدنا امام حسن وحضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم دسترخوان پر افطار کے لئے تشریف فرما ہوئے تو دروازے پر کسی سائل نے آواز دی اے نبی کے گھر والو! میں مسکین ہوں اور کئی دن سے بھوکا ہوں مجھے کچھ کھانے کے لئے دو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے کہا

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

ہم یہ کھانا اس مسکین کو دے دیتے ہیں اور پھر وہ سارا کھانا اس مسکین کو دے دیا گیا اور گھر والے فاقہ سے رہے۔ اگلے روز بھی روزہ رکھا گیا اور جب افطار کا وقت ہوا اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کھانا تیار کیا۔ جب سب گھر والے دسترخوان پر افطار کے لئے بیٹھے تو اس دوران ایک سائل نے آواز دی اے نبی کے گھر والو! میں یتیم ہوں مجھے کچھ کھانے کے لئے دو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا یہ کھانا اس یتیم کو دے دیں ہم پانی پی کر روزہ افطار کر لیں گے۔ تیسرے دن بھی روزہ رکھا گیا اور جب افطار کے وقت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دسترخوان بچھایا تو دروازے پر ایک سائل نے آواز دی اے نبی کے گھر والو! میں غلام ہوں اور کئی دن سے بھوکا ہوں مجھے کچھ کھانے کے لئے دو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا یہ کھانا اسے دے دیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے وہ کھانا اس غلام کو دے دیا اور یوں ایک مرتبہ پھر سب گھر والوں نے پانی سے روزہ افطار کیا۔

حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کی صحت یابی کے لئے مانی گئی نذر کے تین روزے پورے ہو چکے تھے اور تین دن کے فاقہ نے انہیں انتہائی کمزور کر دیا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ملنے کے لئے آئے اور اپنے اہل وعیال کو اس حال میں دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں صبر کی تلقین کی۔ اس دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور بعد سلام عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے اس فعل کو بے حد پسند کیا اور اللہ عزوجل ان کے حق میں فرماتا ہے:

"وہ جو اپنی نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جب برائی پھیلی اور وہ کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت میں مسکین کو اور یتیم کو اور غلام کو اور کہتے ہیں ہم یہ سب خاص اللہ کی رضا کے لئے کرتے ہیں اور بدلہ میں شکر طلب نہیں کرتے بے شک ہمیں اپنے

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

رب سے ایسے دن کا خوف ہے جو بے حد سخت ہے اور اللہ انہیں اس دن کے شر سے محفوظ رکھے گا اور انہیں تازگی و شادمانی عطا فرمائی اور ان کے صبر پر ان کے لئے جنت کی بشارت دی اور ریشمی کپڑے عطا فرمائے، وہ جنت میں تخت پر تکیہ لگائے ہوں گے اور وہاں نہ دھوپ ہوگی اور نہ سردی اور درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور ان کے گچھے ان کے لئے جھکا دیئے ہوں گے اور ان پر چاندی کے برتن اور کوزے ہوں گے جو شیشہ کی مثل ہوں گے، کیسے شیشے چاندی کے ساقیوں نے انہیں پورے اندازہ پر رکھا ہوگا اور اس میں انہیں جام پلائے جائیں گے جس کی ملونی ادرک ہو گی اور وہ ادرک کیا ہے؟ جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں اور اس کے گرد خدمت گار پھریں گے ہمیشہ رہنے والے جنہیں آپ دیکھیں گے تو موتی بکھرے ہوئے سمجھیں گے اور جب اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائیں گے تو سکون پائیں گے اور بڑی سلطنت ان کے بدن پر ہے، کریب کے سبز کپڑے اور قناویز کے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائیں جائیں گے اور ان کے رب کی جانب سے انہیں پاکیزہ شراب پلائی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارا انعام ہے اور تمہاری محنت قبول ہوئی۔" (سورۃ الدھر)

(روح البیان)

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۱۹

حضور نبی کریم ﷺ کا دلاسہ دینا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے دروازہ پر پہنچ کر فرمایا السلام علیکم بیٹی! کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا تشریف لایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ)۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میرے اوپر صرف ایک چادر ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر انہیں دی جسے لینے کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اپنا جسم تو ڈھانپ لیا مگر سر کیسے ڈھانپوں گی؟ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک پرانی چادر تھی آپ ﷺ نے وہ بھی انہیں دے دی اور فرمایا اس سے سر ڈھانپ لو۔ پھر ہم گھر میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حال دریافت کیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کل سے فاقہ ہے۔ آپ ﷺ نے سنا تو آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا بیٹی! میں نے خود تین دن سے کچھ نہیں کھایا حالانکہ میں تو اللہ کا محبوب ہوں اور تمہاری نسبت اللہ کے زیادہ قریب ہوں، میں نے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی اور فقر و فاقہ اختیار کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کندھوں پر رکھا اور فرمایا تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو اور میں نے تمہارا نکاح اس کے ساتھ کیا جو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔ (حلیۃ الاولیاء)

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۲۰

بچی ہوئی کھجوریں

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن حضور نبی کریم ﷺ ان کے گھر تشریف لائے اور فرمایا میرے دونوں بیٹے حسن و حسین رضی اللہ عنہم کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا آج جب ہم نے صبح کی تو ہمارے گھر کھانے کو کچھ نہ تھا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا میں ان دونوں کو لے جاتا ہوں اور مجھے ڈر ہے کہ یہ کہیں تمہارے پاس بھوک کی وجہ سے نہ روئیں اور تمہارے پاس انہیں کھلانے کو کچھ نہیں ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فلاں یہودی کی طرف گئے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ سنا تو اس یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم ایک حوض کے پاس کھیل رہے تھے اور کچھ بچی ہوئی کھجوریں ان کے سامنے پڑی تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! کیا تم میرے بیٹوں کو گرمی کی شدت سے پہلے گھر نہیں لے جاؤ گے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آج ہمارے پاس گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہ تھا اگر آپ ﷺ کچھ دیر بیٹھ جائیں تو میں فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے لئے یہ بچی ہوئی کھجوریں چن لوں۔ حضور نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہو گئے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بچی ہوئی کھجوریں ایک کپڑے میں جمع کیں اور چل دیئے، ایک شہزادے کو حضور نبی کریم ﷺ نے اٹھا لیا اور دوسرے شہزادے کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اٹھا لیا یہاں تک کہ گھر پہنچ گئے۔ (معجم الکبیر)

Marfat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۲۱

اللہ عزوجل جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے

❶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی دنوں سے فاقے سے تھے جب معاملہ کچھ دشوار ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس تشریف لے گئے مگر وہاں بھی کھانے کو کچھ نہ پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے کھانے کا پوچھا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اللہ کی قسم! میرے پاس بھی کھانے کو کچھ نہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے تشریف لے گئے تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پڑوسن دو روٹیاں اور ایک گوشت کا ٹکڑا بطورِ نذر لائی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان روٹیوں اور گوشت کے ٹکڑے کو رکھ لیا اور کہا اللہ کی قسم! میں اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے رکھوں گی۔ پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے میں سے کسی کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا اور جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اللہ عزوجل نے مجھے کچھ عطا کیا ہے جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے رکھ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ برتن میرے پاس لاؤ چنانچہ وہ برتن لایا گیا اور جب اس برتن سے کپڑا ہٹایا گیا تو وہ گوشت اور روٹی سے بھرا ہوا تھا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جان گئیں کہ یہ اللہ عزوجل کی برکت سے ہوا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کھانے کے متعلق دریافت کیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یہ اللہ عزوجل کی

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

جانب سے ہے بے شک اللہ عزوجل جسے چاہے بے حساب رزق دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے تمہیں بنی اسرائیل کی عورتوں کی سردار جیسا بنایا اسے جب اللہ عزوجل کوئی رزق دیتا پھر اس کے بارے میں پوچھا جاتا تو کہتی یہ اللہ کی طرف سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ (درمنثور)

❷ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات ہم نے فاقہ سے گزاری صبح ہوئی اور میں کھانے کی تلاش میں نکلا تو راستہ میں ایک درہم پڑا ہوا ملا، میں نے اسے اٹھا لیا اور اس سے آٹا اور گوشت خرید کر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لا کر دیا۔ انہوں نے آٹا گوندھ کر روٹیاں پکائیں اور جب فارغ ہوئیں تو کہنے لگیں اگر میرے والد بزرگوار بھی ہوتے تو میں ان کی دعوت کرتی۔ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ اس وقت پہلو کے بل آرام فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے میں بھوک سے اللہ عزوجل کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس کچھ کھانا ہے آپ ﷺ بھی تشریف لائیں۔ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اس وقت ہنڈیا جوش مار رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس میں سے عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے لئے بھی نکالو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک بڑے پیالے میں ان کے لئے نکال دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس میں سے حفصہ (رضی اللہ عنہا) کے لئے بھی نکالو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے لئے بھی ایک پیالے میں نکال دیا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے نکلوایا پھر فرمایا اب اپنے والد اور شوہر کے لئے بھی نکالو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے لئے بھی نکال دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اب نکالتے جاؤ اور کھاتے جاؤ، جب نکالنے کے بعد ہنڈیا اٹھائی تو وہ ویسے ہی بھری ہوئی تھی پھر جب تک اللہ عزوجل نے چاہا ہم اس میں سے کھاتے رہے۔ (طبقات الکبریٰ)

Marfat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۲۲

وہ نعمتیں جن کے بارے میں پوچھا جائے گا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسجد کی جانب نکلے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی آہٹ سنی تو وہ بھی نکلے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس وقت کس چیز نے آپ رضی اللہ عنہ کو نکالا؟ انہوں نے فرمایا بھوک کی شدت نے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سنا تو کہا اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے بھی بھوک نے نکالا۔ ابھی دونوں باتیں کر رہے تھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تمہیں کس چیز نے نکالا؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم! ہمیں بھوک کی شدت نے نکالا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا مجھے بھی اسی نے نکالا ہے۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم سب مل کر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر گئے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اس وقت اپنے باغ میں تھے انہیں جب اطلاع ہوئی تو وہ فوراً کھجوروں کا ایک خوشہ اتار کر لے آئے اور پھر انہوں نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا اور اس کا آدھا گوشت بھون لیا اور آدھے گوشت کا سالن بنا لیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا رکھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم ایک پیالہ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دے آؤ اس نے کئی دنوں سے ایسا کھانا نہیں کھایا۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے وہ پیالہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پہنچا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پرتکلف کھانے کے بعد رقت آمیز لہجے میں فرمایا یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا۔ (صحیح ابن حبان)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۲۳

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایثار

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بنی سلیم کا ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا آپ ﷺ جادوگر ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کی بات سنی تو آگے بڑھ کر اسے سبق سکھانے کا ارادہ کیا۔ آپ ﷺ نے انہیں روک دیا اور پھر اس شخص کو آخرت کے عذاب سے ڈرایا اور اسے خدائے واحد کی عبادت کی دعوت دی۔ وہ شخص آپ ﷺ کی باتیں سن کر اور آپ ﷺ کا اخلاق دیکھ کر قائل ہوگیا اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا تیرے پاس کتنا مال ہے؟ اس نے عرض کیا میں بنوسلیم کا سب سے غریب شخص ہوں۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب دیکھا اور فرمایا تم میں سے کون ہے جو اسے اونٹ خرید کر دے اور جو اسے اونٹ لے کر دے گا اللہ عزوجل اسے بہترین جزاء عطا فرمائے گا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے پاس ایک اونٹنی ہے وہ میں اسے دیتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو اس کا سر ڈھانپے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی دستار مبارک اس کے سر پر رکھ دی۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم اس کے کھانے کا انتظام کرو۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اٹھے اور مسجد نبوی کے اطراف میں موجود چند گھروں سے کھانے کے متعلق پوچھا مگر کہیں سے کچھ بھی کھانے کو نہ ملا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور سارا واقعہ بیان کیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آبدیدہ ہوگئیں اور فرمایا اللہ کی قسم جس نے میرے والد کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہمارے گھر میں کئی روز سے فاقہ ہے مگر تم میری یہ

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

چادر لے جاؤ اور اسے شمعون یہودی کو جا کر دینا کہ یہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کی چادر ہے اسے رکھ کر کچھ قرض دے دے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وہ چادر لے کر شمعون کے پاس گئے اور جب اس نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چادر دیکھی تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ کہنے لگا اللہ کی قسم! یہی وہ نیک لوگ ہیں جن کی خبر اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی تھی اور میں صدق دل سے حضور نبی کریم ﷺ پر ایمان لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر شمعون نے کلمہ پڑھا اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چادر لوٹاتے ہوئے کچھ جو دے دیئے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ واپس حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور سارا واقعہ بیان کیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شمعون کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور ان جو کو پیس کر روٹی بنائی اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دی۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ رضی اللہ عنہا کے گھر بھی فاقہ ہے کچھ اپنے اور بچوں کے لئے رکھ لیں۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ کھانا اللہ عزوجل کی راہ میں دیا ہے اس لئے اب اس میں سے ہمارے لئے لینا درست نہیں۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وہ کھانا لے کر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے اور تمام واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے وہ کھانا اس نومسلم کو دیا اور اپنی بیٹی کے گھر تشریف لے گئے۔ جب آپ ﷺ نے اپنی بیٹی کے چہرہ کو دیکھا تو وہاں فاقہ اور نقاہت کے آثار نمایاں تھے اور چہرے پر زردی چھائی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پیار کیا اور انہیں تسلی دیتے ہوئے اپنا رخ انور آسمان کی جانب اٹھایا اور دعا کی:

''اے اللہ! فاطمہ (رضی اللہ عنہا) تیری باندی ہے تو اس سے راضی رہنا۔''

(نزہۃ المجالس)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Marfat.com

واقعہ نمبر ۲٤

عورت کی سب سے عمدہ صفت

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

❶ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا عورت کے لئے کون سی چیز بہتر ہے؟ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اٹھا اور گھر آ کر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا آج رسول اللہ ﷺ نے ہم سے پوچھا کہ عورتوں کے لئے کون سی چیز بہتر ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہ عورتیں غیر مردوں کو دیکھیں اور نہ ہی مرد غیر عورتوں کو دیکھیں۔ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے واپس جا کر حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں یہ جواب پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ (دارقطنی)

❷ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا بیٹی! یہ بتاؤ عورت کی سب سے عمدہ صفت کون سی ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا عورت کی سب سے عمدہ صفت یہ ہے کہ وہ کسی غیر مرد کو نہ دیکھے اور نہ ہی کوئی غیر مرد اسے دیکھے۔ (احیاء العلوم)

Marfat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۲۵

عادات واطوار، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا عادات واطوار، صورت وگفتار الغرض ظاہری و باطنی اوصاف میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتی تھیں اور بلاشبہ آپ رضی اللہ عنہا اپنے نیک اوصاف کی بناء پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کا آئینہ تھیں۔

❶ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو عادت واطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہت والا نہیں دیکھا۔

(ابوداؤد)

❷ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی اس دوران حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اللہ کی قسم! ان کا چلنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے سے ذرہ بھر بھی مختلف نہ تھا۔ (بخاری)

❸ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اندازِ گفتگو اور بیٹھنے میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی اور کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ (معجم الکبیر)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۲۶

عبادت وریاضت

خاتونِ جنت حضرتِ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنی عبادت وریاضت میں یکتائے زمانہ تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا کی زندگی قیامت تک کی عورتوں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے چونکہ کاشانہ نبوت میں پرورش پائی اور اپنے والد بزرگوار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر وقت یادِ الٰہی میں مستغرق اور عبادت وریاضت میں مشغول پایا اسی لئے آپ رضی اللہ عنہا کے اندر بھی عبادت وریاضت کا مادہ بدرجہ اُتم موجود تھا۔

❶ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بسا اوقات میں نے اپنی والدہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو شام سے صبح تک عبادت وریاضت اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گریہ کرتے اور نہایت عاجزی کے ساتھ دعا مانگتے دیکھا اور میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا کی اکثر دعائیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہوتی تھیں۔ (مستدرک الحاکم)

❷ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا معمول تھا کہ آپ رضی اللہ عنہا کھانا پکاتے ہوئے بھی قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتی تھیں اور تلاوتِ کلام پاک سے آپ رضی اللہ عنہا کو خصوصی شغف حاصل تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نمازِ فجر کے لئے تشریف لے جاتے تو راستہ میں آپ رضی اللہ عنہا کے گھر سے گزر ہوتا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چکی چلنے کی آواز سنتے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے اے اللہ! میری فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو اس کی ریاضت وقناعت پر اجرِ عظیم عطا فرما۔ (الحیات الحی)

❸ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی والدہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا ہے وہ گھر کی مسجد کے محراب میں رات بھر نماز میں مشغول رہتی تھیں یہاں تک کہ طلوعِ صبح ہو جاتی تھی۔ (مدارج النبوۃ)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

❹ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا معمول تھا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے خادمہ کے ذمہ یہ لگا رکھا تھا کہ وہ سورج کو دیکھتی جب سورج غروب ہونے لگتا تو وہ آپ رضی اللہ عنہا کو آگاہ کرتی اور آپ رضی اللہ عنہا اس وقت دعا و استغفار میں مشغول ہو جاتی تھیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جاتا تھا۔ (احیاء العلوم)

❺ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر گیا تو میں نے دیکھا کہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہم سو رہے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا انہیں پنکھا کر رہی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ قرآن مجید کی تلاوت زبان پر جاری ہے۔ (شہادت نواسہ سیّد الابرار)

❻ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ رمضان المبارک کے مہینہ میں دوپہر کے وقت جب شدید گرمی پڑ رہی تھی میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئی تو میں نے دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور چکی چلنے کی آواز آ رہی ہے، میں نے جھانک کر دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہا چکی کے پاس سو رہی تھیں اور چکی خود بخود چل رہی تھی اور ساتھ ہی حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کا گہوارہ بھی خود بخود ہل رہا تھا، میں اسی حیرانگی میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور سارا ماجرا بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ (رضی اللہ عنہا) روزہ سے ہے اور اللہ عزوجل نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) پر نیند غالب کر دی اور ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ اس کے کام انجام دیں۔ (شہادت نواسہ سیّد الابرار)

Presented By: https://jafrilibrary.com
Marfat.com

واقعہ نمبر ۲۷

پہلا حق باہر والوں کا ہوتا ہے

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں والدہ ماجدہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا مسلمانوں بالخصوص مسلمان عورتوں کے حق میں کثرت سے دعا مانگا کرتی تھیں اور ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا گھریلو مسجد کی محراب میں کھڑی ہوئیں اور ساری رات نماز میں مشغول رہیں یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور آپ رضی اللہ عنہا نے تمام مسلمانوں کے لئے دعا مانگی مگر اپنے لئے کوئی دعا نہ مانگی۔

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ماں! آپ رضی اللہ عنہا نے سب مسلمانوں کے لئے دعا مانگی مگر اپنے لئے کوئی دعا نہ مانگی؟

آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

"بیٹا! پہلا حق باہر والوں کا ہوتا ہے اس کے بعد گھر والوں کا حق ہوتا ہے۔"

(مدارج النبوۃ)

Marfat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۲۸

پیٹ پر پتھر باندھنے کا واقعہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی شہزادی خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ بھوک کی شدت سے نڈھال ہیں۔ آپ ﷺ نے جب حال دریافت کیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ تین دن سے فاقہ کشی کا عالم ہے اور پھر انہوں نے اپنے پیٹ پر باندھے ہوئے تین پتھر دکھائے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے جواباً اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹایا تو آپ ﷺ نے چار پتھر باندھ رکھے تھے۔

پھر حضور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے مضافات میں چلے گئے اور دیکھا کہ ایک کنوئیں پر ایک اعرابی پانی نکال رہا ہے، آپ ﷺ نے اسے پیش کش کی کہ اگر میں اسے پانی نکال دوں تو وہ کیا مزدوری دے گا؟ اس اعرابی نے کہا میں آپ ﷺ کو ایک ڈول کے بدلے تین کھجوریں دوں گا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے کنوئیں سے پانی نکالنا شروع کر دیا اور آٹھ مرتبہ اس کنوئیں سے پانی نکالا اور اس اعرابی نے بدلہ میں چوبیس کھجوریں دیں۔ آپ ﷺ نے جب نویں مرتبہ ڈول اس کنوئیں میں ڈالا تو رسی ٹوٹ گئی اور ڈول کنوئیں میں گر گیا، وہ اعرابی غصہ میں آ گیا اور اس نے وہ چوبیس کھجوریں چھین لیں اور غصہ میں آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم ناراض کیوں ہوتے ہو اور پھر آپ ﷺ

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

نے اپنا ہاتھ مبارک کنوئیں میں ڈالا اور وہ ڈول نکال کر اسے دے دیا۔ وہ اپنی اس حرکت پر نادم ہوا اور وہ چوبیس کھجوریں آپ ﷺ کو واپس کر دیں۔

حضور نبی کریم ﷺ وہاں سے واپس لوٹ آئے۔ وہ اعرابی چونکہ آپ ﷺ کو جانتا نہ تھا اس لئے اس نے ایسی گستاخی کی پھر جب اسے علم ہوا کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ تھے تو وہ اپنی اس حرکت پر نادم ہوا اور اس نے اپنا ہاتھ کاٹ دیا جو اس نے آپ ﷺ کے چہرہ کی جانب بڑھایا تھا اور اپنے کٹے ہوئے ہاتھ سے خون کو صاف کرتا آپ ﷺ کی تلاش میں نکلا اور پھر اسے پتہ چلا کہ آپ ﷺ اس وقت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں موجود ہیں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو بتایا کہ کوئی اعرابی آیا ہے جس کا ہاتھ کٹا ہوا ہے اور اس کے بازو سے خون بھی ٹپک رہا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور اس اعرابی کو دیکھا جو اپنی غلطی پر نادم ہو رہا تھا اور اپنا کٹا ہوا ہاتھ آپ ﷺ کو دکھا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ میں نے اپنا وہ ہاتھ کاٹ ڈالا جس نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم دیر کس بات کی کرتے ہو آؤ اور سلامتی والے مذہب کو قبول کر لو۔ اس نے عرض کیا آپ ﷺ رحمت للعالمین ہیں کیا میرا ہاتھ بھی لوٹا دیں گے؟ آپ ﷺ نے اسے کلمہ پڑھایا اور اپنا لعابِ دہن اس کے کٹے ہوئے ہاتھ پر لگایا تو اس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا۔ (کتاب النوادر)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۲۹

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احتراماً کھڑے ہونا

❶ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آتے ہوئے دیکھتے تو اپنی نشست سے کھڑے ہو جاتے اور انہیں خوش آمدید کہتے، انہیں بوسہ دیتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنی نشست پر بٹھاتے تھے اور انہیں بوسہ دیتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی خوش آمدید کہتیں، اپنی نشست پر بٹھاتی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتی تھیں۔ (بخاری)

❷ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں خوش آمدید کہتے اور کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اسے بوسہ دیتے اور انہیں نشست پر بٹھاتے تھے۔ (مستدرک الحاکم)

❸ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر بچھائی ہوئی تھی پس اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں یعنی حضرت علی المرتضٰی، حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کے کنارے پکڑے اور ان پر ڈال کر اس میں گرہ لگا دی اور فرمایا اے اللہ! تو ان سے راضی ہو جا جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔ (طبرانی)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۳۰

سفر مصطفیٰ ﷺ کی ابتداء اور انتہاء

❶ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ جب بھی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال سے ملنے کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مل کر سفر پر روانہ ہوتے تھے اور جب سفر سے واپسی ہوتی تو سب سے پہلے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے اور آپ ﷺ ان سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔ (مستدرک الحاکم)

❷ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور نبی کریم ﷺ سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سب سے بعد میں جس سے گفتگو کرتے وہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور جب سفر سے واپسی ہوتی تو سب سے پہلے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے تھے۔ (ابوداؤد)

❸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ جب بھی سفر سے واپس لوٹتے تو سب سے پہلے اپنی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملتے اور انہیں بوسہ دیتے تھے۔ (طبرانی)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی کریم ﷺ جب بھی سفر سے واپس لوٹتے تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا گلا چومتے تھے اور فرماتے تھے مجھے اس سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔ (مسند احمد)

Marfat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۳۱

جنتی عورتوں کی سردار

❶ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے میری بیٹی! کیا تو اس پر خوش نہیں کہ تو سارے جہان کی عورتوں کی سردار ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا وہ مریم علیہا السلام بنت عمران بھی تو ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار تھیں اور تم اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہو اور اللہ کی قسم! تمہارے شوہر علی (رضی اللہ عنہ) دنیا و آخرت میں سردار ہیں۔ (شہادت نواسہ سید الابرار)

❷ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے میری بیٹی! کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تو سارے جہان اور جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔ (مشکوٰۃ)

❸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی عورتوں میں سب سے افضل عورتیں خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد، فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مریم علیہا السلام بنت عمران اور آسیہ رضی اللہ عنہا بنت مزاحم جو فرعون کی بیوی ہیں۔

(شہادت نواسہ سید الابرار)

❹ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنی والدہ سے اجازت لی کہ وہ مجھے اجازت دیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں اور ان کی بخشش کے لئے دعا کرواؤں، میں مغرب کی نماز ادا کروں اور پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے لئے بخشش کی دعا کرواؤں۔ والدہ نے مجھے اجازت دے دی اور میں

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مغرب کی نماز آپ ﷺ کے ہمراہ ادا کی اور پھر نوافل پڑھے اور پھر عشاء کی نماز بھی آپ ﷺ کے ساتھ ادا کی اور جب آپ ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد گھر کی جانب چلے تو میں آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا، آپ ﷺ نے میرے قدموں کی آواز سنی تو فرمایا کیا میرے پیچھے آنے والا حذیفہ (رضی اللہ عنہ) تو نہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھے کیا حاجت پیش آئی اللہ عزوجل تجھے اور تیری ماں کو بخشے، یہ ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے قبل کبھی زمین پر نہیں آیا اور اس فرشتے نے اللہ عزوجل سے مجھے سلام کرنے کی اجازت مانگی اور یہ مجھے اس کی بشارت دیتا ہے کہ میری بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہے اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی)

۵ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تو اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تیرے دونوں بیٹے جنت کے تمام نوجوانوں کے سردار ہوں۔

(مجمع الزوائد)

۶ حضرت صالح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار صرف چار خواتین ہیں، مریم علیہا السلام بنت عمران، فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد اور فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا۔ (مسند احمد)

Marfat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۳۲

حضرت آدم علیہ السلام کا نورِ فاطمہ کا مشاہدہ کرنا

ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق کیا گیا اور نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب انہیں تفویض کیا گیا تو ان کے حسن و جمال کا یہ عالم تھا کہ ان کا دایاں رخسار سورج کی شعاعوں اور بایاں رخسار چاند کی چاندنی پر غالب تھا، پھر حضرت حوا علیہا السلام کو تخلیق کیا گیا تو ان کا حسن بھی بے مثل تھا۔ جس وقت حضرت آدم علیہ السلام و حضرت حوا علیہا السلام جنت میں پھرتے تھے ان دنوں ان کے مابین یہ موضوع زیر بحث آیا کہ کیا اللہ عزوجل نے ہم سے بھی زیادہ کسی کو حسین بنایا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہیں اللہ عزوجل کے حکم سے جنت کے ایک محل میں لے گئے جو سرخ یاقوت کا بنا ہوا تھا اور اس محل کے اندر زمرد کے پایوں والا ایک سنہری تخت بچھا تھا جس پر ایک لڑکی بیٹھی تھی اور اس لڑکی کے سر پر سونے کا تاج تھا اور جسم سے نورانی شعاعیں بلند ہو رہی تھیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے جب اس لڑکی کا حسن دیکھا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا اے اللہ! یہ کون ہے؟ اللہ عزوجل نے فرمایا یہ لڑکی فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اس کا شوہر کون ہوگا؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام انہیں ایک دروازہ کی جانب لے گئے اور جب دروازے کو کھولا گیا تو سونے کے ایک تخت پر ایک خوبصورت نورانی چہرے والا نوجوان بیٹھا تھا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب ہیں اور ان کا نکاح فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے انہیں دعا دی اور وہاں سے واپس لوٹ آئے۔ (نزہۃ المجالس)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۳۳

جہنم کی آگ کو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر حرام کر دیا گیا

مل گئی مجھ کو جرأت ہو گیا بے باک بھی
مدحت زہرا نے بخشی قوتِ ادراک بھی

❶ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اللہ عزوجل تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ (طبرانی)

❷ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے اپنی عصمت و پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ عزوجل نے اسے اور اس کی اولاد کو آگ سے محفوظ فرما دیا۔ (حلیۃ الاولیاء)

❸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے اپنی عصمت و پاکدامنی کی ایسی حفاظت کی کہ اللہ عزوجل نے ان کی عصمت کے طفیل انہیں اور ان کی اولاد کو جنت میں داخل فرما دیا۔ (مجمع الزوائد)

❹ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس لئے رکھا ہے کہ اللہ عزوجل نے اُسے اور اس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے الگ کر دیا ہے۔ (کنز العمال)

Marfat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۳٤

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دشمن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن

❶ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا میں اس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے اور میں اس سے صلح کروں گا جس سے تم صلح کرو گے۔ (ترمذی)

❷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کی جانب نگاہِ التفات فرمائی اور فرمایا جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا۔ (مسند احمد)

❸ حضرت ابوحنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میری جان کا حصہ ہے جس نے اسے تنگ کیا اس نے مجھے تنگ کیا۔

(مستدرک الحاکم)

❹ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میری جان کا حصہ ہے اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے بھی تکلیف دیتی ہے۔ (مسلم)

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۳۵

شجر رسالت کی شاخ

زہرا ہیں یوں خیال سخنور کے آس پاس
خوشبوئے پاک جیسے گل تر کے آس پاس

حضور نبی کریم ﷺ کی کوئی نرینہ اولاد زندہ نہ رہی اور آپ ﷺ کا سلسلہ نسب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شہزادوں حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم سے چلا یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق فرمایا کہ میں درخت ہوں، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس درخت کی ایک شاخ ہے اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم اس درخت کا پھل ہیں۔

❶ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں ایک درخت ہوں اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس کی ایک شاخ ہے، علی (رضی اللہ عنہ) اس کا شگوفہ ہے اور حسن و حسین (رضی اللہ عنہم) اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔ (دیلمی)

❷ حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میری شاخِ ثمر بار ہے، اس کی خوشی مجھے خوش کرتی ہے اور اس کی پریشانی مجھے پریشان کر دیتی ہے۔ (مسند احمد)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۳۶

آگ کی زنجیر

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی غرض سے ان کے گھر تشریف لے گئے اور میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس وقت گلے میں سونے کی ایک زنجیر پہن رکھی تھی اور آپ رضی اللہ عنہا نے وہ زنجیر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی اور کہا کہ یہ زنجیر مجھے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ) نے دی ہے۔ (ابوالحسن، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ زنجیر دیکھی تو فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تو اس بات کو اچھا جانتی ہے کہ لوگ کہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں آگ کی زنجیر ہو؟ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے بغیر وہاں سے تشریف لے گئے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ زنجیر فوراً سے بیشتر فروخت کر دی اور اس کی قیمت سے ایک غلام آزاد کروا دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمام تعریفیں اس اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو آگ کے عذاب سے نجات عطا فرمائی۔''

(مستدرک)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۳۷

چاندی کے کڑے راہِ خدا میں خرچ کر دیئے

حضور نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ سفر سے واپسی پر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دروازے پر ایک رنگین پردہ لٹکا ہوا دیکھا اور پھر جب آپ ﷺ کی ملاقات حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو ان کے ہاتھوں میں چاندی کے دو کڑے دیکھے۔ آپ ﷺ نے جب دیکھا تو فوراً ہی بغیر گفتگو کئے واپس لوٹ گئے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کا ایسا رویہ دیکھا تو رو پڑیں۔ اس دوران آپ ﷺ کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کسی کام کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور انہوں نے جب آپ رضی اللہ عنہا کو یوں روتے دیکھا تو رونے کی وجہ دریافت کی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے انہیں حضور نبی کریم ﷺ کے یوں بغیر کوئی بات کئے لوٹ جانے کا بتایا اور بتایا کہ ایسا انہوں نے دروازے پر لگے رنگین پردے اور میرے ہاتھوں میں موجود چاندی کے کڑوں کی وجہ سے کیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے وہ رنگین پردہ اور چاندی کے دونوں کڑے اتار کر حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو دیئے کہ وہ اسے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے جائیں اور ان سے کہیں کہ وہ انہیں راہِ خدا میں خرچ کر دیں۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے وہ چیزیں حضور نبی کریم ﷺ کو دے دیں اور آپ ﷺ نے انہیں فروخت کر کے ان کی قیمت اصحابِ صفہ کے خرچ کے لئے وقف کر دی۔ پھر آپ ﷺ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے اور فرمایا میرے والد تم پر قربان ہوں تم نے اچھا کام کیا ہے۔ (قوت القلوب)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۳۸

حضور نبی کریم ﷺ کے متعلق فکر مند ہونا

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ایک غزوہ سے واپس لوٹے، آپ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ آپ ﷺ کو یہ بات زیادہ پسند تھی کہ جب بھی سفر سے واپس لوٹتے تو مسجد میں دو رکعت نماز ادا فرماتے اس کے بعد اپنی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے اور پھر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے ہاں تشریف لے جاتے۔ آپ ﷺ دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہ آپ ﷺ کے استقبال کے لئے دروازہ پر آئیں اور آپ ﷺ کا چہرہ چومنا شروع کر دیا اور رونے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیوں روتی ہو؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ ﷺ کا چہرہ مبارک کا رنگ مشقت کی وجہ سے متغیر ہو چکا ہے اور کپڑے پھٹ چکے ہیں انہیں دیکھ کر مجھے رونا آ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تم یوں نہ رو، اللہ عزوجل نے تمہارے باپ کو ایک ایسے کام کے لئے بھیجا کہ روئے زمین پر کوئی اینٹ اور گارے کا مکان اور نہ کوئی ادنیٰ سوتی خیمہ بچے گا جس میں اللہ عزوجل کا یہ کام یعنی دین اسلام نہ پہنچا دوں اور یہ دین وہاں پہنچ کر رہے گا جہاں تک دن اور رات کی پہنچ ہے۔ (کنز العمال)

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۳۹

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خون آلود چہرے کو صاف کرنا

غزوۂ احد کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ جب زخمی ہوئے اور یہ افواہ سرگرم ہوئی کہ آپ ﷺ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ان میں شامل تھیں جو فرطِ غم سے نڈھال میدانِ جنگ میں پہنچیں اور جب آپ ﷺ کو دیکھا تو حواس بحال ہوئے اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کا خونِ آلود چہرہ صاف کرنا شروع کیا۔

حضرتِ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس کردار کے متعلق حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ کے دانت مبارک غزوہ احد میں شہید ہو گئے اور آپ ﷺ کے سر مبارک میں کڑیاں پیوست ہو گئیں اور خون جاری ہو گیا جو رکنے کا نام نہ لیتا تھا۔ اس موقع پر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور انہوں نے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے خون صاف کیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پانی ڈالتے تھے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب دیکھا کہ خون نہیں رک رہا تو انہوں نے ٹاٹ کا ایک ٹکڑا جلایا اور اس کی راکھ آپ ﷺ کے زخم میں بھر دی جس سے خون نکلنا بند ہو گیا۔ (مسلم)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۴۰

شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور کیفیت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

غزوۂ احد میں حضور نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو ہندہ کے ایک حبشی غلام "وحشی" نے نیزہ مار کر شہید کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جوابی وار کرنا چاہا مگر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے گر پڑے اور منصب شہادت پر فائز ہوئے۔

حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے چچا حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بے حد غم تھا اور آپ ﷺ نے اپنے ہر دلعزیز چچا کی تدفین احد کے مقام پر دیگر شہدائے احد کے ساتھ کی۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ رضی اللہ عنہا نے بے اختیار رونا شروع کر دیا اور اتنا روئیں کہ حضور نبی کریم ﷺ بھی آپ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر اپنے آنسوؤں پر ضبط نہ رکھ سکے اور حضور نبی کریم ﷺ کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو گئے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم خوش ہو جاؤ کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا حمزہ رضی اللہ عنہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے شیر ہیں۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۴۱

اولادِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نسب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب

نہیں وہ بے وفا ہو ہی نہیں سکتا زمانے میں
ترے غازی کا جو پرچم اٹھائے فاطمہ الزہرا

❶ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر ماں کی اولاد اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے پس میں ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا نسب ہوں۔ (کنز العمال)

❷ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر ماں کی اولاد کا باپ ہوتا ہے جس کی جانب وہ منسوب ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹوں کے کہ ان کا ولی میں ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہوں۔ (مستدرک الحاکم)

❸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر عورت کی اولاد کا نسب اپنے باپ کی جانب ہوتا ہے ماسوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے، ان کا نسب میں ہوں اور ان کا باپ بھی میں ہوں۔ (مسند احمد)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۴۲

ماسوائے نسب فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہر نسب منقطع ہو جائے گا

❶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے نسب اور رشتہ کے سوا بروزِ قیامت ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا۔ (مستدرک الحاکم)

❷ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن ہر نسب و تعلق منقطع ہو جائے گا ماسوائے میرے نسب اور میرے تعلق کے۔ (بیہقی)

❸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز میرے رشتہ اور نسب کے سوا ہر رشتہ اور نسب منقطع ہو جائے گا۔

(طبرانی)

Marfat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۴۳

ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کی سفارش کرنے سے انکار

۶ ھ میں حضور نبی کریم ﷺ چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی جانب عمرہ کی غرض سے عازمِ سفر ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر پڑاؤ ڈالا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مکہ معظمہ روانہ کیا تاکہ وہ سردارانِ قریش کے ساتھ مذاکرات کریں اور انہیں آگاہ کریں کہ ہم جنگ کی غرض سے نہیں بلکہ عمرہ کی ادائیگی کے لئے آئے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ پہنچے اور سردارانِ قریش سے مذاکرات شروع کئے اور جب انہیں آنے میں کچھ دیر ہوگئی تو یہ افواہ پھیلا دی گئی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور ان سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بدلہ لینے کے لئے بیعت کی جسے بیعت رضوان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ سردارانِ قریش کو جب آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس بیعت کی خبر ہوئی تو انہوں نے اپنا ایک وفد آپ ﷺ کے پاس بھیجا جس نے آپ ﷺ سے مذاکرات کئے اور پھر ایک معاہدہ تحریر کیا گیا جسے تاریخ میں معاہدہ حدیبیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اس معاہدہ کی رو سے یہ طے پایا کہ مسلمان اس سال عمرہ کی ادائیگی کے بغیر واپس لوٹ جائیں گے اور آئندہ سال عمرہ کی غرض سے آئیں گے اور صرف تین دن مکہ معظمہ میں قیام کریں گے۔ اس کے علاوہ اس معاہدہ میں یہ بھی طے پایا گیا قبائل عرب میں جو قبیلہ قریش کے ساتھ معاہدہ کرنا چاہے تو اس کو اجازت ہوگی اور جو قبیلہ حضور نبی کریم

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

ﷺ کے ساتھ معاہدہ کرنا چاہے تو اسے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ معاہدہ کرنے کی اجازت ہو گی چنانچہ اسی بناء پر قبیلہ بنی بکر نے قریش کے ساتھ معاہدہ کر لیا اور قبیلہ بنی خزاعہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ معاہدہ کر لیا۔ یہ دونوں قبائل مکہ معظمہ کے نواح میں آباد تھے اور ان دونوں کے مابین ایک عرصہ سے عداوت چلی آ رہی تھی۔

۸ ھ میں قبیلہ بنی بکر نے قریش کی مدد سے قبیلہ بنی خزاعہ پر حملہ کر دیا اور اس لڑائی میں قبیلہ بنی خزاعہ کے کئی سردار قتل ہو گئے۔ قبیلہ بنی خزاعہ کے کئی لوگ حرمِ کعبہ میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے مگر قبیلہ بنی بکر کے ایک سردار نوفل نے حرمِ کعبہ کے تقدس کو بھی پامال کرتے ہوئے ان کو وہاں بے دردی سے قتل کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے قریش کے پاس ایک قاصد بھیجا جس نے سردارانِ قریش کو تین شرائط پیش کیں کہ قبیلہ بنی خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا دیا جائے، قریش مکمل طور پر قبیلہ بنی بکر کی حمایت سے الگ ہو جائے یا پھر یہ اعلان کیا جائے کہ معاہدہ حدیبیہ ختم ہو گیا ہے۔

قریش نے حضور نبی کریم ﷺ کے قاصد سے کہا ہمیں تیسری شرط منظور ہے اور ہم کسی بھی طرح خون بہا نہیں دیں گے اور نہ ہی قبیلہ بنی بکر کی حمایت سے الگ ہوں گے۔ قاصد ان کا جواب لے کر واپس مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوا تو سردارانِ قریش کو ہوش آئی کہ انہوں نے جلد بازی میں غلط قدم اٹھا لیا ہے۔ انہوں نے ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کو جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے انہیں مدینہ منورہ بھیجا تاکہ وہ جا کر حضور نبی کریم ﷺ سے ملیں اور معاہدہ حدیبیہ کی تجدید کریں۔

ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوا اور اپنی بیٹی ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچا۔ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جب اسے اپنے گھر میں داخل ہونے کی اجازت دی تو ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) نے بستر پر بیٹھنا چاہا۔ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے وہ بستر فوراً اٹھا دیا اور کہا یہ حضور نبی کریم ﷺ کا بستر ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com
Marfat.com

ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) اس کے بعد پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تاکہ یہ حضرت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس سفارش کرسکیں اور معاہدہ حدیبیہ کی تجدید ہو سکے۔ ان حضرات نے ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کی کسی بھی قسم کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچا تو اس وقت گھر میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی جانب سے صاف جواب سن چکا تو اس نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! اگر آپ رضی اللہ عنہا کا یہ پانچ برس کا بیٹا (حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ) ایک مرتبہ اپنی زبان سے کہہ دے کہ میں نے ان دونوں فریق کے مابین صلح کروا دی تو آج سے یہ بچہ عرب کا سردار کہہ کر پکارا جائے گا؟

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا بچوں کا ان معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہے اور تم ان معاملات میں بچوں کو ملوث نہ کرو۔ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) نے جب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انکار سنا تو اس نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ اب آپ رضی اللہ عنہ کوئی مفید مشورہ دیں جس سے اس معاہدہ کی تجدید ہو سکے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم بنی کنانہ کے سردار ہو تم اپنی جانب سے یک طرفہ اعلان کر دو اور تمہارے پاس اب اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اس مشورہ کے بعد ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) نے مسجد نبوی میں جا کر یک طرفہ اعلان کیا کہ ہم نے معاہدہ حدیبیہ کی تجدید کر دی ہے مگر مسلمانوں کی جانب سے یا حضور نبی کریم ﷺ کی جانب سے اسے کوئی جواب نہ دیا گیا یوں ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) اپنی سفارتی کوشش میں ناکامی کے بعد مکہ معظمہ واپس لوٹ گیا۔ (زرقانی)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ٤٤

روزہ نفل تھا پھر کچھ حرج نہیں

۸ھ میں حضور نبی کریم ﷺ اپنے دس ہزار جانثاروں کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے اور پھر اس شان سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کہ کہیں خون خرابہ نہ ہوا اور مکہ مکرمہ فتح ہو گیا۔ فتح مکہ کے موقع پر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھیں اور اس کا ثبوت حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے ملتا ہے۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فتح مکہ کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے چند روز مکہ مکرمہ میں قیام کیا اس دوران ایک روز حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور حضور نبی کریم ﷺ کی بائیں جانب بیٹھ گئیں اور میں آپ ﷺ کی دائیں جانب بیٹھی ہوئی تھی۔ اس دوران ایک لونڈی آئی اور اس نے آپ ﷺ کو ایک برتن پیش کیا جس میں پینے کی کوئی چیز تھی۔ آپ ﷺ نے اس میں سے تھوڑا سا پی لیا باقی مجھے دے دیا۔ میں نے وہ پی لیا اور پھر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں روزہ سے تھی اور میں نے اسے پی لیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم نے کوئی قضا روزہ رکھا تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر یہ روزہ نفل تھا تو پھر کچھ حرج نہیں۔ (مشکوٰۃ)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ٤٥

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہمسایہ کی تعزیت کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم حضور نبی کریم ﷺ کی معیت میں ایک میت کو دفنانے کے بعد فارغ ہوئے اور آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور ہم بھی لوٹ آئے جب آپ ﷺ اپنے گھر کے دروازہ پر پہنچے تو رک گئے اور ہم نے ایک عورت کو آتے ہوئے دیکھا۔

راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ ﷺ نے اس عورت کو پہچان لیا تھا۔

جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ ان کے گھر گئے اور پوچھا فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تمہیں کس چیز نے گھر سے باہر نکلنے پر آمادہ کیا؟

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں اس میت کے لواحقین سے ہمدردی کرنے گئی تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا شاید تم ان کے ساتھ قبرستان پہنچ گئی تھیں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا معاذ اللہ! میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں اور میں نے عورتوں کے قبرستان جانے کے متعلق آپ ﷺ کا فرمان سن رکھا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے جب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جواب سنا تو فرمایا اگر تم ایسا کرتیں تو میں تمہیں اس بات پر جھڑکتا۔ (سنن ابوداؤد)

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ٤٦

ہمسائیگی کا حق ادا کیا

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دل میں انسانی ہمدردی اور خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اُتم موجود تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا گھریلو امور کو خوش اسلوبی کے ساتھ نبھانے کے علاوہ عبادتِ الٰہی کا حق بھی ادا کرتی تھیں اور حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی کسی قسم کی کوتاہی کا مظاہرہ نہ کرتی تھیں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا جو دین اسلام کا سخت مخالف تھا۔ اللہ عزوجل نے اس یہودی کو ہدایت عطا فرمائی اور وہ اپنے عزیز واقارب سمیت مشرف بہ اسلام ہوا۔ اس یہودی کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے اس کے قبیلہ نے اس سے قطع تعلقی اختیار کر لی جس کی وجہ سے اس کا کاروبار ختم ہو گیا اور وہ مفلسی کے دن گزارنے پر مجبور ہو گیا۔ اس نومسلم کے حالات انتہائی تنگدستی میں بسر ہو رہے تھے کہ ناگہاں اس کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ قبیلہ والوں نے چونکہ اس سے قطع تعلقی اختیار کر لی تھی لہٰذا اس کی بیوی کی میت گھر پڑی تھی اور اسے غسل دینے والا کوئی بھی نہ تھا۔ وہ نومسلم اسی پریشانی میں مبتلا تھا کہ کیسے غسل وکفن کا انتظام کرے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس کی خبر ہوئی۔ رات ہو چکی تھی آپ رضی اللہ عنہا اسی وقت اپنی خادمہ حضرت فضہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ رات کے اندھیرے میں اس کے گھر گئیں اور اس کی بیوی کو غسل دینے کے بعد کفن پہنایا اور ہمسائیگی کا حق ادا کیا۔ (خاتونِ جنت)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ٤٧

مادراں را اسوۂ کامل بتول

سیرتِ فرزندہا از امہات
جوہر صدق و صفا از امہات
مزرعِ تسلیم را حاصل بتول
مادراں را اسوۂ کامل بتول

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ چکی پیس رہی تھیں کہ آپ رضی اللہ عنہا کے کانوں میں پڑوسی عورت کی دردناک آواز سنائی دی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے پڑوسی عورت کی چیخ و پکار سنی تو بے چین ہو گئیں اور اسی وقت اپنی خادمہ حضرت فضہ رضی اللہ عنہا کو لے کر اس کے گھر پہنچیں تاکہ جان سکیں کہ اس کے یوں چلانے کی وجہ کیا ہے؟ جب آپ رضی اللہ عنہا اس کے گھر پہنچیں تو وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہ عورت دردِ زہ میں مبتلا ہے اور اس کی حالت انتہائی خراب ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس کے گھر والوں کو تسلی دی اور پھر اس عورت کی خبر گیری کی اور اسے تسلی دی، پھر اپنی خادمہ حضرت فضہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مل کر اس کی مدد کی جس سے اس کا بچہ صحیح سلامت پیدا ہو گیا اور اس عورت کی جان بھی بچ گئی۔ آپ رضی اللہ عنہا اس فرض کی ادائیگی کے بعد گھر واپس لوٹیں تو اس قدر خوش تھیں کہ گویا سارے جہان کی نعمتیں آپ رضی اللہ عنہا کو مل گئی ہوں۔ (سیرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۴۸

انفاق فی سبیل اللہ

حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں ایک بیش قیمت چادر جس میں سونے کے تار تھے بطورِ ہدیہ بھیجی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے قبول فرما لیا اور ارشاد فرمایا کہ یہ چادر میں اسے دوں گا جو اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ بھی اسے دوست رکھتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان سنا تو ہر ایک کے دل میں اس چادر کو حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا اور وہ سب حضور نبی کریم ﷺ کی جانب دیکھنے لگے کہ آپ ﷺ یہ چادر کس کو عنایت کرتے ہیں؟

حضور نبی کریم ﷺ نے قدرے توقف کے بعد دریافت کیا کہ علی (رضی اللہ عنہ) کہاں ہے؟ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! علی (رضی اللہ عنہ) تو اس وقت گھر پر ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں بلا بھیجا۔ جب بلانے والے نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جا کر بتایا کہ حضور نبی کریم ﷺ انہیں یاد کر رہے ہیں اور بلانے کا مقصد بھی بتایا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب گھر سے روانہ ہونے لگے تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کہاں جاتے ہیں؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے بلانے اور شاہ نجاشہ کی جانب سے بطورِ ہدیہ آنے والی بیش قیمت چادر کے عنایت کرنے کے متعلق بتایا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم اس بیش قیمت چادر کو لے کر کیا کریں گے؟ جس رب العالمین نے ہمیں یہ بیش قیمت چادر عطا فرمائی ہے

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

ہم وہ اسی کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں اور ہم اس چادر کو حاجت مندوں، غرباء و مساکین پر خرچ کر دیتے ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بات سنی اور اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر آپ رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ تم دیگر لوگوں کی نسبت اس کا زیادہ حق رکھتے ہو۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چادر لی اور پھر مدینہ منورہ کے مشہور بازار سوق اللیل میں گئے اور اس چادر سے سارا سونا نکلوا کر اسے غرباء و مساکین میں تقسیم کر دیا اور اس میں سے معمولی سی بھی مقدار اپنے لئے نہ رکھی۔ پھر گھر آ کر آپ رضی اللہ عنہ نے سارا واقعہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بتایا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا اور اس دن گھر میں فاقہ تھا اور کسی نے کچھ نہ کھایا تھا۔

میرا ذکر ان کے طفیل سے
میری فکر ان کے طفیل سے
کہاں مجھ میں اتنی سکت بھلا
کہ ہو منقبت کا بھی حق ادا

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۴۹

گنہگاروں کی شفاعت

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر کا بہت زیادہ خیال رکھا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضیافت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے غریب خانہ پر اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت تشریف لائیں اور کھانا تناول فرمائیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعوت قبول فرمالی اور وقت مقررہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلنا شروع ہو گئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ایک قدم اطہر جو ان کے گھر کی طرف چلتے ہوئے زمین پر پڑ رہا تھا گننے لگے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا اے عثمان رضی اللہ عنہ! یہ میرے قدم کیوں گن رہے ہو؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں، میں چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ایک قدم مبارک کے عوض میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر کی خاطر ایک ایک غلام آزاد کروں چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر تک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جس قدر قدم مبارک پڑے اسی قدر غلام حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آزاد فرمائے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس فعل سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا آج میرے دینی بھائی حضرت

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی انتہائی شاندار دعوت کی اور آپ ﷺ کے ہر قدم مبارک کے عوض ایک غلام بھی آزاد کیا میری خواہش ہے کہ کاش ہم بھی حضور نبی کریم ﷺ کی اس طرح کی دعوت کر سکتے؟

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی زبانی جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی دعوت کا قصہ سنا تو آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ بھی جا کر حضور نبی کریم ﷺ کو دعوت دیں اور اللہ عزوجل نے چاہا تو جو ہم سے ان کی شایانِ شان ہو سکا ہم بھی ان کی خاطر کریں گے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تحریک پر حضور نبی کریم ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت دعوت دی اور پھر حضور نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک کثیر جماعت کے ہمراہ اپنی بیٹی کے گھر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خلوت میں گئیں اور سر بسجود ہو کر بارگاہِ الٰہی میں دعا کی:

"اے اللہ! تیری اس بندی نے تیرے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت کی ہے اور تیری اس بندی کو تجھ پر بھروسہ ہے کہ تو میری عزت رکھے گا اور اس دعوت کے لئے کھانے کا انتظام غیبی طور پر کرے گا۔"

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس دعا کے بعد اٹھیں اور ہانڈیوں کو چولہوں پر چڑھا دیا۔ اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ عنہا کی دعا قبول فرمائی اور تمام ہانڈیاں لذیذ کھانوں سے بھر گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا ان میں سے کھانا نکالتی جاتی تھیں اور حضور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت میں پیش کرتی جاتی تھیں حتیٰ کہ سب نے وہ کھانا سیر ہو کر کھایا اور ایسا لذیذ کھانا انہوں نے پہلے کبھی نہ کھایا تھا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حیرانگی کو بھانپ لیا اور آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم نے ایسا کھانا پہلے کبھی نہیں کھایا اور اللہ عزوجل اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بہتر جانتے ہیں کہ یہ کھانا کہاں سے آیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے یہ کھانا ہمارے لئے جنت سے بھیجا ہے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کھانا کھلانے کے بعد ایک مرتبہ پھر خلوت میں چلی گئیں اور بارگاہِ الٰہی میں سربسجود ہو کر عرض کیا:

"اے اللہ! حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تیرے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک غلام آزاد کیا مگر تیری یہ بندی اس کی توفیق نہیں رکھتی، اے میرے پروردگار! جیسے تو نے جنت سے کھانا بھیج کر میری عزت رکھی اب اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے جتنے قدم میرے گھر تشریف لاتے ہوئے اٹھائے تو ان کے بدلہ میں ان کی امت کے اتنے ہی گنہگاروں کو دوزخ سے رہائی عطا فرمادے۔"

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب دعا مانگ کر فارغ ہوئیں تو اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضور نبی کریم ﷺ کو یہ بشارت دی کہ یارسول اللہ ﷺ! اللہ عزوجل نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دعا کو قبول فرما لیا اور اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کے ہر قدم کے بدلہ میں آپ ﷺ کی امت کے ایک ہزار گنہگاروں کو دوزخ سے خلاصی عطا فرمادی۔ (جامع المعجزات)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۵۰

حضور نبی کریم ﷺ کا حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مثال دینا

فتح مکہ کے موقع پر بنی مخزوم کی ایک فاطمہ نامی عورت چوری کرتے ہوئے پکڑی گئی اور حضور نبی کریم ﷺ نے شریعت کے مطابق اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اس عورت کے رشتہ داروں اور قبیلہ کے دیگر لوگوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بطورِ سفارش حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے جب اس عورت کی سفارش کی تو آپ ﷺ نے ناگواری کا اظہار کیا اور فرمایا کہ تم اللہ عزوجل کی قائم کردہ حدود میں رعایت کی سفارش کرتے ہو۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ سے معافی مانگی۔ شام ہوئی تو حضور نبی کریم ﷺ نے لوگوں کے ایک مجمع سے خطبہ دیا اور آپ ﷺ نے اللہ عزوجل کی حمد وثناء کے بعد ارشاد فرمایا:

> ”اما بعد! پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے جب ان کا کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر اس کی جگہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دیتا۔“

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۵۱

تمام اچھے کھانے آگ پر ہی پکتے ہیں

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ ان کے ہاں حاضر تھے، میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا اور آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا۔ اس دوران نماز کا وقت ہو گیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ فوراً نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں نے آپ ﷺ کا فرمان سن رکھا تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے لہٰذا میں نے آپ ﷺ کا دامن پکڑا اور عرض کیا:

''یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ وضونہیں کریں گے؟''

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری بیٹی! میں کس وجہ سے وضو کروں؟ میں نے عرض کیا آپ ﷺ نے آگ پر پکی ہوئی چیز تناول فرمائی ہے اور میں نے آپ ﷺ سے ایک مرتبہ سنا تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے؟ (آپ رضی اللہ عنہا کو اس بات کا مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی تھی) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیٹی! تمام اچھے کھانے آگ پر ہی پکتے ہیں اور کیا تمہارا کھانا آگ کے چھونے کی وجہ سے زیادہ پاک نہیں ہو گیا۔ (مسند احمد)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۵۲

علمی مقام

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اٹھارہ احادیث مروی ہیں اور امام دارقطنی نے انہیں "مسند فاطمہ" کے نام سے جمع کیا ہے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے گو کہ بہت زیادہ احادیث روایت نہیں کیں مگر آپ رضی اللہ عنہا سے مروی ان اٹھارہ احادیث کو جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن میں حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سیّدنا امام حسن، حضرت سیّدنا امام حسین، حضرت انس بن مالک، ام المومنین حضرت ام سلمیٰ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے بیان کیا ہے۔ ذیل میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی چند احادیث بطورِ نمونہ بیان کی جارہی ہیں۔

① حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء میں قربانی کرنے والوں کو قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا مگر بعد میں اس کی اجازت دے دی تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اس اجازت کا علم نہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک سفر پر تھے اور جب سفر سے واپس لوٹے تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے قربانی کا گوشت آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے کھانے سے منع کیا ہے؟

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو فرمایا اب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دے دی ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تسلی نہ ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ اسی وقت اٹھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے صحیح کہا اب تم یہ گوشت کھا سکتے ہو۔ (مسند احمد)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

❷ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جو طرح طرح کی نعمتوں سے پروان چڑھتے ہیں، مختلف انواع کے کھانے کھاتے ہیں، طرح طرح کے لباس زیب تن کرتے ہیں اور پر تکلف گفتگو کرتے ہیں۔

❸ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں صبح کے وقت کروٹ کے بل لیٹی ہوئی تھی آپ ﷺ نے میرے پاؤں ہلائے اور فرمایا اے بیٹی! اٹھو اپنے رب کے رزق کے لئے حاضر ہو اور غافلوں میں سے نہ ہو، میرا رب غنی ہے جو طلوعِ فجر سے لے کر سورج طلوع ہونے تک لوگوں کا رزق تقسیم فرماتا ہے۔ (شعب الایمان)

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا صبح کے وقت یہ پڑھا کرو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ

"اللہ پاک ہے اور تمام خوبیاں اسی کے لئے ہیں اور نیکی کی توفیق اور گناہ سے بچنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے، اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا، مجھے یقین ہے کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے اور اللہ کا علم ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔"

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۵۳

بیش قیمت لباس

ایک مرتبہ مہاجرین و انصار کی کچھ عورتیں ایک جگہ جمع ہوئیں اور انہوں نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلا بھیجا کہ وہ بھی ان کے اس اجتماع میں شامل ہوں۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس اجتماع میں جانے کے لئے کوئی مناسب لباس نہ تھا آپ رضی اللہ عنہا نے تامل کا اظہار کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹی! ہمارا طریقہ دوسروں کو مایوس کرنا نہیں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا تو اس اجتماع میں شریک ہو گئیں مگر جب اس اجتماع سے واپس لوٹیں تو چہرے پر پریشانی کے آثار تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہا کو دلاسہ دیا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اجتماع میں شریک ایک عورت کو بلا بھیجا۔ جب وہ عورت تشریف لائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجتماع کے متعلق دریافت کیا۔ اس عورت نے بتایا کہ اس اجتماع میں خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لباس سب سے قیمتی تھا اور ہم سب آپ رضی اللہ عنہا پر رشک کرتی تھیں۔ جب وہ عورت چلی گئی تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اگر میرا لباس سب سے قیمتی تھا تو پھر مجھے کیوں دکھائی نہ دیا؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا لباس یہی تھا جو تم نے پہن رکھا ہے مگر اس وقت تمہارے جسم کے ساتھ لگنے کی وجہ سے یہ دوسری عورتوں کی نگاہوں میں بیش قیمت ہو گیا تھا۔ (شواہد النبوۃ)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۵٤

ترازو دو پلڑوں پر قائم رہتا ہے

بتولے باش و پنہاں سو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں ایک مرتبہ گھر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف فرما ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی دائیں گود میں بٹھا رکھا ہے جبکہ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بائیں گود میں بیٹھے ہوئے ہیں اور خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تشریف فرما تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مجھے دیکھا فرمایا:

"اے علی (رضی اللہ عنہ)! حسن اور حسین رضی اللہ عنہم دونوں میزان کے پلڑے ہیں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اس کا ترازو ہیں اور ترازو دو پلڑوں پر ہی قائم رہتا ہے اور اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم بروزِ حشر لوگوں کا اجران میں تقسیم کرو گے۔"

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۵۵

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا پردہ کرنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ (سورۃ النور: پ ۱۸)

''اور فرما دیجئے مسلمان عورتوں سے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عزت کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمِ خاص تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر ایک فرد کی حیثیت رکھتے تھے انہوں نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پردہ کے متعلق بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ان کا بچہ مانگا تو آپ رضی اللہ عنہا نے پردہ کے پیچھے سے ہاتھ بڑھا کر مجھے بچہ پکڑا دیا اور آپ رضی اللہ عنہا میرے سامنے نہ آئیں۔ (فتح القدیر)

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں عورتیں بغیر کسی اشد ضرورت کے ایک دوسرے کو ننگے بدن نہ دیکھیں اور کسی اشد ضرورت کے تحت دوسری عورت کے ننگے بدن کو دیکھ لیا تو اسے اپنے شوہر کے سامنے ہرگز بیان نہ کریں۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۵۶

مجھے دکھائی دیتا ہے

حضور نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ اپنے ایک نابینا صحابی حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور دروازہ پر پہنچ کر اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دروازہ کھول دیا اور آپ ﷺ گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے بھی آپ ﷺ کی پیروی کی اور وہ بھی گھر کے اندر تشریف لے گئے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کے آنے کی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہا نے پردہ کر لیا حالانکہ حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تم نے پردہ کیوں کیا جبکہ ابن مکتوم (رضی اللہ عنہ) تو نابینا ہیں؟

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کی بات سنی تو عرض کیا بابا جان! ابن مکتوم (رضی اللہ عنہ) نابینا ہیں جبکہ مجھے دکھائی دیتا ہے اسی لئے میں نے ان سے پردہ کر لیا۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۵۷

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کا ٹکڑا

ایک مرتبہ ابوجہل کے بھائی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو غوراء بنت ابوجہل سے نکاح کی ترغیب دی اور آپ رضی اللہ عنہ بھی غوراء سے نکاح کے لئے راضی ہو گئے۔ غوراء بنت ابوجہل کے سرپرست، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کی اجازت لینے کے لئے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات انتہائی ناگوار گزری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا:

''امابعد! بنی ہشام بن مغیرہ، علی (رضی اللہ عنہ) سے اپنی بیٹی کا نکاح کرنا چاہتے ہیں اور مجھ سے اجازت مانگتے ہیں مگر میں ہرگز انہیں اس کی اجازت نہ دوں گا البتہ علی (رضی اللہ عنہ) میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے۔ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے اذیت دی گویا اس نے مجھے اذیت دی۔''

(بخاری)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۵۸

انصاف کا تقاضہ

بیدم یہی تو ہیں پانچ مقصودِ کائنات
خیرالنساء حسین و حسن مصطفیٰ علی

حضور نبی کریم ﷺ ایک روز حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت سو رہے تھے۔ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ جو ابھی بچے تھے انہیں پیاس لگی اور انہوں نے پینے کے لئے مانگا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے گھر میں موجود بکری کا دودھ نکالا اور ابھی آپ ﷺ نے وہ دودھ کا پیالہ کسی کو بھی نہ دیا تھا کہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ آ گئے۔ آپ ﷺ نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو ہٹا دیا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا بابا جان! آپ ﷺ کو ان دونوں میں سے دوسرا پیارا ہے؟

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسی کوئی بات نہیں ہے بلکہ دوسرے نے پہلے مانگا تھا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میں، تم اور یہ دونوں بچے اور یہ سونے والا ہم سب قیامت میں ایک جگہ پر ہوں گے۔"

(اسد الغابہ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۵۹

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے محبت کی ترغیب دینا

وہ حسن مجتبےٰ سیّد الاسخیاء
راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا اور پھر حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگالیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

"اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت کرے تو اس سے بھی محبت فرما۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ ابھی چھوٹے تھے۔ (مشکوٰۃ)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۶۰

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش کا واقعہ

خون خیر الرسل ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس سے فرمایا کہ تم میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہو اور جب ان کے ہاں بچہ کی ولادت ہو جائے تو مجھے اس کی خبر دینا اور میرے آنے تک کوئی کام نہ کرنا۔ یہ کام میں خود کروں گا۔ پھر حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور اپنا لعابِ دہن ان کے منہ میں ڈالا اور یہ دعا فرمائی:

"اے اللہ! میں اسے تیری پناہ میں دیتا ہوں اور اس کو بھی اور اس کی اولاد کو بھی شیطان کے شر سے جو تیری بارگاہ سے راندا گیا پناہ طلب کرتا ہوں۔"

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس فرماتی ہیں جب حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی اس وقت میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی اور میں نے دایہ کے فرائض انجام دیئے۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کے وقت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کوئی خون وغیرہ نہ نکلا۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب اس بات کا ذکر

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اسماء (رضی اللہ عنہا)! کیا تم جانتی نہیں کہ میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) طاہرہ و مطہرہ ہے اور اس کو خونِ حیض نہیں آتا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے وقت تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ان کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر فرمائی اور پھر ولادت کے ساتویں روز عقیقہ فرمایا اور سر کے بال منڈوائے اور پھر ہمیں حکم دیا کہ ان کے وزن کے برابر چاندی صدقہ دو۔

(ترمذی)

حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کرنے کے وقت یہ دعا فرمائی:

"اے اللہ! اس کی ہڈی بعوض مولود کی ہڈی ہے اور اس کا گوشت بعوض مولود کے گوشت کے ہے اور اس کا خون بعوض مولود کے خون کے ہے اور اس کے بال بعوض مولود کے بال ہیں۔ اے اللہ! اس قربانی عقیقہ کو محمد ﷺ اور اس کی آل کے لئے بچانے والا بنا۔"

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ٦١

حضور نبی کریم ﷺ کی حسنین کریمین رضی اللہ عنہم سے محبت

پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس
اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام
آبِ تطہیر سے جن کے پودے جمے
اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

❶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ کو حسنین کریمین رضی اللہ عنہم سے بے پناہ محبت تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ کو اہل بیت میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے حسن و حسین رضی اللہ عنہم دونوں سے زیادہ محبت ہے اور آپ ﷺ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے بیٹوں کو میرے پاس لاؤ اور پھر جب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کو لے کر آتیں تو آپ ﷺ انہیں اپنے سینہ اقدس سے لگاتے اور ان کے جسم کو سونگھا کرتے تھے۔ (ترمذی)

❷ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک رات میں کسی حاجت کی خاطر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے اپنے اوپر کمبل اوڑھ رکھا تھا اور کوئی چیز اس میں حرکت کر رہی تھی، میں حیران ہوا مگر جان نہ سکا کہ اس وقت کمبل میں کیا ہے؟ پھر جب میں

Presented By: https://jafrilibrary.com

اپنی ضرورت بیان کر چکا تو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کے کمبل میں کیا چیز ہے جو حرکت کر رہی ہے؟ آپ ﷺ نے اپنا کمبل کھول دیا اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو اٹھا رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دونوں میری بیٹی کے بیٹے ہیں اور پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

''اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان سے محبت کرے تو ان سے بھی محبت فرما۔''

(ترمذی)

۳ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اور ان کی والدہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور مجھ سے محبت رکھی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔

۴ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کے لئے دعا فرمائی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے لئے بھی دعا فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا میں اس شرط پر تمہارے لئے دعا کروں گا کہ تم اپنے گھر کے دروازہ پر چبوترہ نہیں بناؤ گے اور کبھی کسی امیر سے مانگنے نہیں جاؤ گے۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۶۲

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش کا واقعہ

شاہ است حسین بادشاہ ہست حسین
دین ہست حسین دین پناہ ہست حسین
سر داد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ ہست حسین

حضرت سیّدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا بنت حارث سے روایت ہیں میں نے انتہائی پریشان کرنے والا خواب دیکھا اور میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے بہت عجیب خواب دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گھبرانے کی کوئی بات نہیں یہ تو بڑا مبارک خواب ہے اللہ عزوجل میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو بیٹا عطا فرمائے گا اور تم اسے اپنی گود میں لوگی۔ (مشکوٰۃ)

حضرت سیّدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں فرماتی ہیں کہ میں اس خواب کی تعبیر سننے کے بعد چلی گئی پھر شعبان المعظم ۴ھ میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی اور پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق انہیں میں نے دودھ

Presented By: https://jafrilibrary.com

پلایا اور مجھے ان سے ایسی ہی محبت تھی جیسے کسی ماں کو اپنے حقیقی بیٹے سے ہوتی ہے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی تو حضور نبی کریم ﷺ لائے اور فرمایا میرے بیٹے! میرے جگر کے ٹکڑے کو میرے پاس لاؤ چنانچہ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ ﷺ نے انہیں اپنی گود میں لیا اور ان کے دائیں کان میں اذان کہی اور بائیں کان میں تکبیر کہی، پھر اپنا لعابِ دہن ان کے منہ میں ڈالا اور ان کے حق میں دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے نومولود کا نام حسین (رضی اللہ عنہ) رکھا اور پھر ساتویں روز حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا عقیقہ ہوا اور ان کے بال منڈوائے گئے اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی گئی۔ (اسد الغابہ)

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا حسین (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور میں حسین (رضی اللہ عنہ) سے ہوں جو حسین (رضی اللہ عنہ) سے محبت کرے گا اللہ عزوجل اس سے محبت کرے گا اور حسین (رضی اللہ عنہ) میری بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں۔ (شہادت نواسہ سیّد الابرار)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ٦٣

حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کی تختیاں

حیاتِ جاودانی پا گئے جو مر مٹے ان پر
حقیقت میں ہیں بیدم چشمہ آبِ بقا وارث

حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم نے بچپن میں تختیاں لکھیں اور پھر دونوں بھائیوں میں اس بات پر تکرار ہوئی کہ کس کا خط شاندار ہے؟

دونوں بھائی اپنے والد بزرگوار حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ فیصلہ کریں کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا فیصلہ تو تمہاری والدہ خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کریں گی کہ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟

دونوں شہزادے اپنی والدہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا کہ امی جان! آپ رضی اللہ عنہا بتائیں کہ ہم دونوں میں سے کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم یہ تختیاں اپنے نانا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھاؤ اور وہ فیصلہ کریں گے کہ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟

دونوں شہزادے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی تختیاں دکھائیں اور دریافت کیا کہ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس کا فیصلہ جبرائیل علیہ السلام پر چھوڑتا ہوں اور وہ بتائیں گے کہ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

ہوئے اور حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ بتاؤ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اس کا فیصلہ تو اللہ عزوجل خود کرے گا کہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا خط زیادہ عمدہ ہے یا پھر حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا خط زیادہ عمدہ ہے؟

اللہ عزوجل نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ جنت سے ایک سیب لائیں اور سیب کو ان دونوں کی تختیوں پر ڈال دیں پھر وہ سیب جس کی تختی پر جائے گا اس کا خط زیادہ عمدہ ہوگا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام جنت میں گئے اور ایک سیب لے کر آئے اور پھر انہوں نے وہ سیب حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کی تختیوں پر ڈال دیا۔ اللہ عزوجل کی قدرت وہ سیب دو ٹکڑے ہو گیا اور اس کا ایک حصہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی تختی پر اور دوسرا حصہ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی تختی پر آ گیا۔ اللہ عزوجل کا فیصلہ ہو چکا تھا کہ کس کا خط زیادہ عمدہ ہے؟ (نزہۃ المجالس)

Marfat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ٦٤

شہادت حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ

اور کیفیت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ جو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چچا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سگے بھائی تھے انہوں نے غزوۂ موتہ میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب اہل موتہ کی شہادت کی خبر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے غمزدہ ہوئے کہ چہرۂ مبارک سے حزن وملال پہچانا جاتا تھا۔ (بخاری)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس جو حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں فرماتی ہیں کہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سننے کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ ان کے بچے کہاں ہیں؟ میں بچوں کو لائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بوسہ دیا اور گود میں لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر (رضی اللہ عنہ) کے متعلق سنا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے اسماء (رضی اللہ عنہا)! کوئی نازیبا الفاظ منہ سے نہ نکالنا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اور وہ اے چچا! اے چچا! کہہ کر رو رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی (رضی اللہ عنہ)، جعفر (رضی اللہ عنہ) کی مانند ہیں اور رونے والی کو رونا چاہیے۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ٦٥

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صبر و شکر کا بدلہ

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ عذابِ جہنم کے متعلق چند آیات نازل ہوئیں تو حضور نبی کریم ﷺ اس قدر روئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کو دیکھ کر رونا شروع ہو گئے اور وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ آپ ﷺ کیوں رو رہے ہیں؟ جب انہیں آپ ﷺ کے یوں رونے کی وجہ سمجھ نہ آسکی تو انہوں نے باہمی مشورہ سے یہ فیصلہ کیا کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا جائے اور آپ ﷺ کی عادتِ کریمہ تھی کہ چاہے جتنے بھی افسردہ ہوں مگر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر آپ ﷺ کا چہرہ کھل اٹھتا تھا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب حضور نبی کریم ﷺ کے یوں رونے کی خبر ملی تو وہ بھی پریشان ہو گئیں اور فوراً ہی اپنے پیوند لگے کمبل کو اوڑھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے جب خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو قرار آ گیا اور آپ ﷺ نے انہیں اپنے سینہ سے لگا لیا اور آنے کی وجہ دریافت کی؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں یہاں آنے سے قبل چکی پیس رہی تھی اور قرآن مجید کی تلاوت کر رہی تھی۔ آج پانچ برس میری شادی کو ہو گئے اور علی (رضی اللہ عنہ) کے لئے بکری کی ایک کھال کے سوا بچھانے کے لئے کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارے صبر و شکر کا بدلہ اللہ عزوجل کے آخرت کے خزانہ میں امانت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے عذابِ جہنم کے متعلق نازل ہونے والی آیات کی تلاوت کی جنہیں سن کر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی بے قرار ہو گئیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com
Marfat.com

واقعہ نمبر ٦٦

بیت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دروازہ مسجد نبوی میں باقی رکھا گیا

کیا تجلی ہے کہ خورشید فلک چکر میں ہے
نور ہے مرکز پہ لیکن روشنی منظر میں ہے

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ کے کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گھروں کے دروازے مسجد نبوی میں کھلتے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا:

"فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے گھر کے دروازے کے سوا تمام دروازے جو مسجد نبوی میں کھلتے ہیں انہیں بند کر دیا جائے۔"

پھر حضور نبی کریم ﷺ کے حکم مبارک کی تعمیل کی گئی اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گھروں کے دروازے جو مسجد نبوی میں کھلتے تھے وہ بند کر دیئے گئے اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا دروازہ باقی رہنے دیا گیا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ٦٧

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون؟

❶ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم کو ایک فرش پر بٹھا کر ان کی دلجوئی فرمائی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو مجھ سے زیادہ پیار ہے یا حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا زیادہ پیاری ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہیں اور تم مجھے اس سے زیادہ پیارے ہو۔ (معجم الکبیر)

❷ حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا گیا کہ حضور نبی کریم ﷺ کو کون زیادہ محبوب تھا؟

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ عرض کیا گیا مردوں میں کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان کے شوہر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور جہاں تک میں ان کے متعلق جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور کثرت سے عبادت کرنے والے تھے۔ (ترمذی)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ٦٨

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول

تازہ انجم کا فضائے آسماں میں ہے ظہور
دیدۂ انساں سے نامحرم ہے جن کی موجِ نور
جو بھی ابھرے ہیں ظلمت خانہ ایام سے
جن کی ضو ناآشنا ہے قید صبح و شام سے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چھ ماہ تک یہ معمول رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازِ فجر کے لئے گھر سے نکلتے اور راستہ میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے گزرتے اور فرماتے تھے:

''اے اہل بیت! اللہ عزوجل تو یہی چاہتا ہے کہ نبی کے گھر والو تم سے ہر طرح کی ناپاکی کو دور فرمادے اور تمہیں پاک وصاف کردے اور خوب ستھرا کردے۔'' (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اہل بیت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ اہل بیت کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا

''علی (رضی اللہ عنہ) اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اور ان کے دونوں بیٹے۔''

Presented By: https://jafrilibrary.com
Marfat.com

واقعہ نمبر ٦٩

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی الفت سو جگہ نفع پہنچاتی ہے

مومن از عشق است و عشق از مومنست
عشق را ناممکن ما ممکن است

حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا اور جو میری بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے دشمنی رکھے گا اسے جہنم میں داخل کیا جائے گا اور میری بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی الفت سو جگہ نفع پہنچاتی ہے اور ان جگہوں میں سے چند ایک یہ ہیں۔ موت کا وقت، قبر میں نکیرین کے سوال و جواب کا وقت، حساب و کتاب کے وقت، میزان اور پل صراط کے وقت شامل ہیں اور میری بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جس سے راضی ہوں گی میں اس سے راضی ہوں گا اور جس سے میں راضی ہوں گا اللہ عزوجل بھی اس سے راضی ہوگا اور میری بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جس سے ناراض ہوگی میں بھی اس سے ناراض ہوں گا اور جس سے میں ناراض ہوں گا اللہ عزوجل بھی اس سے ناراض ہوگا اور جو شخص ان کے شوہر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر یا ان کی اولاد پر ظلم کرے گا اس کے لئے ہلاکت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۷۰

خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مسکراہٹ کا نور

اپنے صحرا میں بہت آہو ابھی پوشیدہ ہیں
بجلیاں برسے ہوئے بادل میں بھی خوابیدہ ہیں

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اکثر و بیشتر اپنی خوش قسمتی کا بیان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں اس پر جتنا بھی فخر کروں کم ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لاڈلی بیٹی، خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح مجھ سے کیا اور پھر میں ان کے بچوں کی وجہ سے اہل بیت میں شامل ہوا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت جنت کے باغات میں ہوں گے اچانک ایک نور بلند ہوگا اور گمان یہی ہوگا کہ شاید سورج طلوع ہوا ہے اور پھر اہل بیت ایک دوسرے سے کہیں گے کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ جنت میں سورج نہیں ہے۔ ابھی وہ یہ باتیں کرتے ہوں کہ اللہ عزوجل ان سے فرمائے گا یہ نور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مسکراہٹ کا نور ہے اور اس نور کی چمک سے جنت کے باغات روشن ہوں گے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com
Marfat.com

واقعہ نمبر ۷۱

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آمد پر اہل حشر کا نگاہیں جھکانا

❶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قیامت کے روز عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا ندا دے گا اے حشر میں جمع ہونے والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تا کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی جانب گزر جائیں۔ (کنز العمال)

❷ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز ایک ندا دینے والا ندا دے گا اپنی نگاہیں جھکا لو تا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گزر جائیں۔ (تاریخ بغداد)

❸ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو ندا ہوگی اے اہل محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تا کہ دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا گزر جائیں پس وہ سبز چادروں میں لپٹی ہوئی گزر جائیں گی۔

(مسند احمد)

❹ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک ندا دینے والا پردے کے پیچھے سے ندا دے گا اے اہل محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گزر جائیں۔

(مستدرک الحاکم)

Marfat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۷۲

خاتونِ جنت کا ستر ہزار حوروں کے ساتھ پل صراط سے گزرنا

❶ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا قیامت کے دن یوں اٹھے گی کہ اس پر عزت کا جوڑا ہوگا جسے آبِ حیات سے دھویا گیا ہوگا، ساری مخلوق اسے دیکھ کر حیران ہوگی، پھر اسے جنتی لباس پہنایا جائے گا جس کا ہر حلہ ہزار حلّوں پر مشتمل ہوگا اور ہر ایک پر سبز خط سے لکھا ہوگا ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو احسن صورت، اکمل ہیبت، تمام تر کرامت اور بے پناہ عزت واحترام کے ساتھ جنت میں لے جاؤ'' پس آپ رضی اللہ عنہا کو دلہن کی مانند سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی جانب لے جایا جائے گا۔

❷ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بروزِ حشر قیامت کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا ندا دے گا اے حشر والو! اپنی نگاہوں کو نیچا کر لو تاکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط سے گزر جائیں پس آپ رضی اللہ عنہا پل صراط سے گزر جائیں گی اور آپ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حورِعین میں سے چمکتی بجلیوں کی مانند ستر ہزار خادمائیں ہوں گی۔ (کنز العمال)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۷۳

خاتونِ جنت کا حضور نبی کریم ﷺ کی سواری پر سوار ہونا

❶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا انبیاء کرام علیہم السلام قیامت کے دن اپنی سواری کے جانوروں پر سوار ہو کر اپنی قوم میں سے ایمان لانے والوں کے ہمراہ میدانِ محشر میں تشریف لائیں گے اور حضرت صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے مجھے براق پر لایا جائے گا جس کا قدم اس کی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) ہو گی۔ (مستدرک الحاکم)

❷ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ بروزِ قیامت اپنی اونٹنی عضباء پر سوار ہو کر گزریں گے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اس براق پر سوار ہوں گا جو انبیاء کرام علیہم السلام میں خصوصی طور پر مجھے عطا کیا گیا اور میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میری سواری عضباء پر سوار ہو گی۔ (ابن عساکر)

❸ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مجھے براق پر اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو میری سواری عضباء پر سوار کیا جائے گا۔
(ابن عساکر)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۷۴

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل خانہ کے ہمراہ جنت میں داخلہ

آیا نہ ہوگا اس طرح رنگ و شباب ریت پر
گلشن فاطمہ کے تھے سارے گلاب ریت پر
جانِ بتول کے سوا کوئی نہیں کھلا سکا
قطرۂ آب کے بغیر اتنے گلاب ریت پر

❶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) ہے۔

❷ حضرت ابویزید مدنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والوں میں سب سے پہلے میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) ہوگی اور اس امت میں وہ ایسی ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل میں مریم علیہا السلام۔ (کنز العمال)

❸ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اور میں (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) ہوں گے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو ہم سے محبت کرتا ہوگا وہ کہاں ہوگا؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہمارے پیچھے ہوگا۔ (مستدرک الحاکم)

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۷۵

بروزِ حشر مسکن عرشِ خداوندی کے نیچے سفید گنبد ہوگا

اسلام کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں
یہ دین حق ہے اس کے اندر بڑی صفائی ہے
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا جھنڈا ہمیشہ رہے گا
قیامت تک اس کی ہوا اللہ نے چلائی ہے

❶ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک آخرت میں فاطمہ، علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم جنت میں سفید گنبد میں مقیم ہوں گے جس کی چھت عرشِ خداوندی ہوگا۔ (کنز العمال)

❷ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا بروزِ قیامت میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم عرش کے نیچے گنبد میں مقیم ہوں گے۔ (زرقانی)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۷۶

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا خون آلود قمیص پکڑ کر فریاد کرنا

❶ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قیامت کے روز عرش سے ایک منادی کرنے والا ندا کرے گا اے اہل حشر! اپنی آنکھیں بند کر لو تا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ خونِ حسین رضی اللہ عنہ سے رنگین قمیص کو اپنے ہمراہ لئے گزر جائیں پس حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا عرش کو پکڑ کر عرض کریں گی اے اللہ! تو جبار ہے اور تو عادل ہے، تو میرے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے اور میرے درمیان حکم فرما۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ربِ کعبہ کی قسم! اللہ عزوجل میری بیٹی کے حق میں فیصلہ فرمائے گا اور اس کے بعد میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کرے گی اے اللہ! جو لوگ میرے حسین رضی اللہ عنہ پر روئے مجھے ان کا شفیع مقرر فرما اور اللہ عزوجل میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو شفیع بنائے گا۔ (حیات الحجی)

❷ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا اس حال میں آئے گی کہ اس نے بے شمار لہو سے رنگین کپڑے پکڑے ہوں گے اور وہ عرش کا ستون پکڑ کر فریاد کرے گی اے اللہ! میرے اور میرے بچوں کے قاتلوں کے مابین فیصلہ فرما۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ربِ کعبہ کی قسم! اللہ عزوجل میری بیٹی کے حق میں فیصلہ فرمائے گا۔ (حیات الحجی)

Presented By: https://jafrilibrary.com
Marfat.com

واقعہ نمبر ۷۷

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فخر

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح کی بات کی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) ابھی چھوٹی ہے اور میں نے اپنی بیٹیوں کو حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کے لئے روک رکھا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! روئے زمین پر ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) سے کرامت و بزرگی کا کوئی بھی اتنا منتظر نہ ہو گا جتنا کہ میں ہوں اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اصرار پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حق مہر چالیس ہزار درہم مقرر کیا اور نکاح کے وقت فرمایا میں نے حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح اس لئے کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بروزِ حشر تمام نسب اور تعلق ختم ہو جائیں گے مگر میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نسب اور تعلق قائم رہے گا چنانچہ میں نے اہل بیت سے اپنا رشتہ استوار کرنے کے لئے ان سے نکاح کیا اور اگرچہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خسر تھا مگر میرا یہ تعلق اس تعلق سے زیادہ پائیدار ہے۔ (مسند احمد)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۷۸

سعادت حج بیت اللہ

۱۰ھ میں حضور نبی کریم ﷺ نے ذی قعدہ کے مہینہ میں حج بیت اللہ کی غرض سے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی جانب سفر کا ارادہ فرمایا۔ یہ آپ ﷺ کا آخری حج تھا اسی لئے اسے حجۃ الوداع کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے جب حج کا پختہ ارادہ فرما لیا تو وہ قبائل جو مسلمان ہو چکے تھے انہیں بھی پیغام بھیجا کہ جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو وہ آپ ﷺ کے قافلہ میں شامل ہو جائے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے حج کی خبر جلد ہی مدینہ منورہ اور اطراف میں پھیل گئی جس کے بعد لوگ جوق در جوق مدینہ منورہ میں جمع ہونے لگے تا کہ آپ ﷺ کی صحبت میں رہ کر مناسک حج سیکھ سکیں۔ حضور نبی کریم ﷺ جب حج بیت اللہ کے لئے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تو بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن اور حضرت علی المرتضٰی، حضرت سیّدہ فاطمہ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے ہمراہ حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔

ایک روایت کے مطابق حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے والوں کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی جبکہ ایک اور روایت کے مطابق یہ تعداد نوے ہزار تھی اور ایک اور روایت کے مطابق یہ تعداد چالیس ہزار تھی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اردگرد نگاہ دوڑائی تو حد نگاہ انسانوں کا ہجوم دکھائی دیا۔

حضور نبی کریم ﷺ ۴ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور نماز فجر کی ادائیگی

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

کے بعد آپ ﷺ نے غسل کیا اور پھر مسجد حرام میں داخل ہوئے اور جب بیت اللہ شریف پر نگاہ پڑی تو آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی:

"اے اللہ! تو سلامتی دینے والا ہے اور سلامتی تیری ہی جانب سے ہے۔ اے اللہ! تو ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔ اے اللہ! تو اس گھر کی عظمت و ہیبت و شرف کو مزید بڑھا اور جو اس گھر کا حج کرے یا عمرہ کرے اس کو بزرگی و شرف و عظمت عطا فرما۔"

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور حجر اسود کا بوسہ لیا اور آبِ زم زم سے پانی پیا۔ (نسائی)

حضور نبی کریم ﷺ ۸ ذی الحجہ کو منیٰ تشریف لے گئے اور پانچ نمازیں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر منیٰ میں ادا فرمائی اور ۹ ذی الحجہ کو میدانِ عرفات تشریف لے گئے اور وہاں مقیم ہوئے۔ میدانِ عرفات میں آپ ﷺ نے تاریخی خطبہ دیا:

"سن لو! زمانہ جاہلیت کے تمام دستور میرے قدموں تلے ہیں، بے شک تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے۔ سن لو! کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ماسوائے تقویٰ کے۔ تمہارا خون اور تمہارا مال تا قیامت اسی طرح حرام ہے جیسے یہ دن، یہ مہینہ اور یہ شہر محترم ہے۔"

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے جب اپنا خطبہ ختم کیا تو لوگوں سے پوچھا جب اللہ عزوجل کے ہاں تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو کیا جواب دو گے؟ لوگوں نے یک زبان ہو کر کہا ہم کہیں گے آپ ﷺ نے رسالت کا حق ادا کر دیا اور اللہ عزوجل کا پیغام ہم تک پہنچا دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ سن کر اپنی انگلی آسمان کی جانب اٹھائی اور تین مرتبہ فرمایا اے اللہ! تو گواہ رہنا۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

حضور نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد ظہر وعصر کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ غروبِ آفتاب کے بعد مزدلفہ پہنچے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا فرمائی اور سورج نکلنے سے قبل مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہو گئے اور منیٰ میں آپ ﷺ جمرہ کے پاس تشریف لے گئے اور کنکریاں ماریں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے سعی سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا جس کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں وہ احرام اتار دے اور حلال ہو جائے اور جب بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یوں قربانی کے بغیر احرام سے باہر نکلنا گراں گزرا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر میرے ساتھ ہدی نہیں ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور بعض امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے ساتھ ہدی نہیں تھیں لہٰذا انہوں نے احرام اتار دیا اور حلال ہو گئیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے قربانی کے بعد جب اپنے بال منڈوائے تو آپ ﷺ کے موئے مبارک اس وقت موجود تمام مسلمانوں میں بطور تبرک تقسیم کر دیئے گئے۔

(صحیح مسلم)

روایات میں آتا ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس دوران آئے اور آپ رضی اللہ عنہ اس وقت یمن سے وہاں پہنچے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ اس حالت میں حضور نبی کریم ﷺ سے ملے کہ احرام باندھ رکھا تھا اور چند اونٹ حضور نبی کریم ﷺ کے ہدی کی نیت سے ان کے ہمراہ تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تم نے کب احرام باندھا اور تم نے کیا نیت کی؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! چونکہ مجھے علم نہ تھا کہ میں کیا نیت کروں لہٰذا میں نے یہ نیت کی اے اللہ! میں وہ احرام باندھتا ہوں جو تیرے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے باندھا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! میں نے حج کا احرام باندھا

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

ہے اور قربانی کے اونٹ ساتھ لایا ہوں تم اپنے احرام پر ثابت قدم رہو اور ہدی میں میرے شریک ہو۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو انہوں نے رنگین کپڑے پہن رکھے تھے اور احرام سے باہر آ چکی تھیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حیرانگی کا اظہار کیا اور احرام اترانے کی وجہ دریافت کی؟

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے حضور نبی کریم ﷺ نے اسی کا حکم دیا ہے اور پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب اس کی تصدیق حضور نبی کریم ﷺ سے کی تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! میں نے ہی ایسا حکم دیا تھا۔

حج بیت اللہ اور طوافِ کعبہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اپنی والدہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک جو کہ جنت المعلیٰ میں واقع ہے تشریف لے گئیں اور یہ ہجرتِ مدینہ کے بعد پہلا واقعہ تھا کہ آپ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ آئی تھیں اور والدہ کے وصال کے بعد پہلی مرتبہ ان کی قبر پرنور پر حاضر ہوئی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا جب والدہ کی قبر پر پہنچیں تو آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے اور آپ رضی اللہ عنہا کو اپنی والدہ کے ساتھ گزارا ہوا وقت یاد آ گیا اور ان کا مشفقانہ رویہ اور ان کی تربیت کا انداز یاد آ گیا اور آپ رضی اللہ عنہا ان دنوں کو بھی نہ بھولی تھیں جو آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ اور والد بزرگوار کے ہمراہ شعب ابی طالب میں گزارے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کافی دیر تک والدہ کی قبر پر آنسو بہاتی رہیں اور پھر فاتحہ خوانی کے بعد وہاں سے رخصت ہوئیں اور والدہ ماجدہ کی قبر پر حاضری کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کو قلبی سکون میسر آیا۔

عالمِ تخیل میں مسلّم ہوا کس کا گذر
میری یادوں کے کئی لمحے معطر ہو گئے

Marfat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۷۹

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے معاملہ میں کچھ کام نہ آئیں گے

حضور نبی کریم ﷺ تربیت و تزکیہ نفس میں کسی کا لحاظ نہ کرتے تھے اور آپ ﷺ اپنی ازواج رضی اللہ عنہن، اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اپنی اولاد و عزیز و اقارب کو ہر وقت خوفِ خدا کی تلقین کرتے اور انہیں آخرت کے عذاب سے ڈراتے تھے۔ جب اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم ﷺ پر آیت کریمہ جس کا مفہوم یہ ہے کہ اور اپنی قریبی عزیزوں کو ڈرایئے، نازل فرمائی تو آپ ﷺ نے اپنے رشتہ داروں اور گھر والوں کو آخرت کے عذاب سے ڈرایا۔

بخاری شریف کی روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے اہل قریش! تم اپنے نفوس کو دوزخ سے بچاؤ میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے بنی عبد مناف! میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے عباس (رضی اللہ عنہ)! میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں آپ رضی اللہ عنہ کے کچھ کام نہ آؤں گا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کی پھوپھی ہیں آپ ﷺ نے انہیں بھی مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تم میرے مال میں سے جو چاہو لے لو مگر میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا تم خود کو دوزخ سے بچاؤ۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۸۰

حقیقت محمدی ﷺ

حضور نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ ریاض الجنہ میں تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت آپ ﷺ کے سامنے نگاہیں جھکائے مؤدب بیٹھی ہوئی تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے سلام عرض کیا۔ سلام عرض کرنے کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ابھی بیٹھنے نہ پائے تھے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! کیا تم نے مجھے کبھی دیکھا ہے؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے جیسے دیکھنے کا حق ہے اور مجھے آپ ﷺ کے ہمراہ سفر و حضر میں اور غزوات میں اور ہر جگہ جہاں آپ ﷺ اپنی شانِ نبوت و رسالت کے ساتھ جلوہ افروز ہوئے رہنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور میں خود کو بے حد خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ میں اس سعادت کا حقدار ہوا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم نے مجھے نہیں دیکھا اور یہ کلمات آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان سنا تو گھبرا گئے اور ٹانگیں کانپنا شروع ہو گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی اور گھر آ گئے اور گھر آتے ہی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سب واقعہ بیان کیا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی کیفیت دیکھی تو انہیں چادر اوڑھا دی اور پھر ایک کنیز کو حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ جب

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

بھی آپ ﷺ فارغ ہوں ہمارے گھر تشریف لائیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کو جب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا پیغام ملا تو آپ ﷺ بغیر کسی تاخیر کے اپنی بیٹی کے گھر پہنچے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب آپ ﷺ کو دیکھا تو سلام عرض کیا اور مؤدبانہ انداز میں عرض کیا ابا جان! آپ ﷺ نے اپنے ابن عم کا دل توڑ دیا اور انہیں آپ ﷺ کی بات سن کر بخار ہو گیا، آپ ﷺ میری خاطر انہیں اپنا حقیقی حسن اور حقیقت محمدی ﷺ دکھا دیجئے؟

حضور نبی کریم ﷺ گھر کے اس حصہ میں تشریف لے گئے جہاں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ موجود تھے اور آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم اس ہاتھ کے نیچے سے نکل کر مجھے دیکھ لو۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا اور جب ہاتھ کے نیچے سے نکل کر سامنے آئے تو بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے واقعی کبھی آپ ﷺ کو حقیقت میں نہ دیکھا تھا اور آج میں نے حقیقت میں آپ ﷺ کو دیکھ لیا۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۸۱

امہات المومنین سے تعلقات

ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کا جب وصال ہوا اس وقت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کم سن تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا جنہوں نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بے حد خیال رکھا اور ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہمیشہ اپنی حقیقی بیٹی ہی سمجھا اور آپ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو اپنی ماں سمجھا اور ہمیشہ ان کی خدمت کو اپنا شعار بنائے رکھا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جب نکاح ہوا تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو کہ بظاہر آپ رضی اللہ عنہا سے عمر میں چھوٹی تھیں مگر ماں ہونے کا فرض بخوبی ادا کیا اور آپ رضی اللہ عنہا کی شادی میں بھرپور حصہ لیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی ہوئی تو ان کے لئے جو گھر تجویز کیا گیا اسے ہم نے بطحا کے کنارے سے نرم مٹی منگوا کر اپنے ہاتھوں سے اس کا فرش بچھایا اور پھر کھجور کی چھال کے دو تکیے تیار کئے اور ہم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بہتر کسی اور کی شادی نہیں دیکھی۔

اس کے علاوہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے تعلقات اپنی دیگر ماؤں کے ساتھ بھی نہایت عمدہ تھے اور آپ رضی اللہ عنہا وقتاً فوقتاً ان کی خدمت میں حاضر ہوتی رہتی تھیں اور وہ بھی آپ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نہایت عمدہ سلوک روا رکھتی تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا کے احترام میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑتی تھیں۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۸۲

حضور نبی کریم ﷺ کا اپنے وصال کی خبر دینا

حضور نبی کریم ﷺ ۱۰ھ میں اپنے اہل وعیال کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت کے لئے تشریف لے گئے اور یہ آپ ﷺ کی ظاہری زندگی میں آخری حج تھا اور اسے حجۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمانِ الٰہی کا نزول ہوا کہ آج ہم نے آپ ﷺ پر دین کو مکمل کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر تمام حاضرین کو گواہ بنایا کہ جب اللہ عزوجل کے ہاں تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم اللہ عزوجل کو کیا جواب دو گے؟ حاضرین نے کہا ہم اللہ عزوجل سے کہیں گے کہ آپ ﷺ نے پیغام الٰہی ہم تک پہنچا دیا اور رسول ہونے کا حق ادا کر دیا۔ آپ ﷺ نے آسمان کی جانب انگلی اٹھائی اور تین مرتبہ فرمایا اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ (ابوداؤد)

حضور نبی کریم ﷺ کو ان کے وصال کی خبر اللہ عزوجل نے پہلے ہی دے دی تھی اور آپ ﷺ نے مختلف مواقع پر اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی خبر دینا شروع کر دی تھی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم مسجد نبوی میں موجود تھے اور حضور نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے مرض کی شدت کی وجہ سے سر پر پٹی باندھ رکھی تھی۔ آپ ﷺ نے ہمیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں اس وقت حوضِ کوثر پر موجود ہوں۔ اللہ کا ایک بندہ ہے جس پر دنیا اور اس کی زینت پیش کی گئی مگر اس نے آخرت کو ترجیح دی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی بھی آپ ﷺ کی بات کو نہ

Presented By: https://jafrilibrary.com
Marfat.com

سمجھ سکا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زاروقطار رودیئے اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں ہم اپنی ہر شے آپ ﷺ پر قربان کردیں گے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو منبر سے اتر کر اپنے حجرہ مبارک میں واپس تشریف لے گئے۔

۱۱ھ ماہِ صفر کے اواخر میں حضور نبی کریم ﷺ جب ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مقیم تھے تو مرض نے شدت اختیار کر لی اور اس دوران آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہیں عیادت کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ پھر آپ ﷺ اپنی دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے مشورہ کے بعد ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں منتقل ہو گئے اور تاوقتیکہ وصال وہیں مقیم رہے۔ (مدارج النبوۃ)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضور نبی کریم ﷺ کے مرض وصال کے دوران ایک دن حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، آپ ﷺ کی عیادت کے لئے تشریف لائیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں مرحبا کہا اور اپنے پاس بٹھا لیا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کان میں کچھ کہا تو انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے کچھ دیر بعد ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ ہنسنا شروع ہو گئیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یوں رونے اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہا ٹال گئیں اور کہا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کا راز ظاہر نہ کروں گی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا اور میں نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس دن رونے اور ہنسنے کی وجہ دوبارہ دریافت کی تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

Presented By: https://jafrilibrary.com

''حضور نبی کریم ﷺ نے پہلی مرتبہ میرے کان میں فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال میں ایک مرتبہ مجھ سے قرآن مجید کا دور کرتے تھے اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے اور میرے وصال کا وقت نزدیک ہے، میں نے سنا تو میں رو پڑی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم میرے اہل وعیال میں سب سے پہلے مجھ سے آن ملو گی اور کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو؟ میں نے جب یہ سنا تو میں ہنس پڑی۔'' (بخاری)

حضرت علاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم ﷺ کے وصالِ ظاہری کا وقت نزدیک آیا تو آپ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلا بھیجا اور فرمایا دیکھو میرے بعد تم رونا نہیں اور جب میں وصال کر جاؤں تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا اور ہر انسان کو مشکل وقت میں اس آیت کو پڑھ لینے سے اس مشکل کا عوض ملتا ہے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیا آپ ﷺ سے بھی؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں مجھ سے بھی۔

حضور نبی کریم ﷺ کے مرض میں ایک روز ظہر کے وقت کچھ افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ پانی کی سات مشکیزیں مجھ پر ڈالی جائیں۔ جب آپ ﷺ غسل کر چکے تو حضرت عباس اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے بازو تھامے اور آپ ﷺ کو مسجد نبوی لے گئے جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نمازِ ظہر پڑھا رہے تھے آپ ﷺ کی آہٹ پا کر انہوں نے ہٹنا چاہا تو آپ ﷺ نے اشارہ سے ان کو روکا اور پھر ان کے پہلو میں بیٹھ کر ان کی معیت میں نمازِ ظہر ادا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے نماز کی ادائیگی کے بعد خطبہ دیا جس میں بے شمار وصیتیں اور دین اسلام کے احکام کو بیان کیا اور انصار کے فضائل اور ان کے حقوق کا بھی ذکر کیا پھر آپ ﷺ نے سورۂ العصر کی تلاوت فرمائی اور واپس حجرۂ مبارک میں تشریف لے گئے۔ (مدارج النبوۃ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضور نبی کریم ﷺ کے مرضِ وصال کے دوران حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے بچوں حضرت سیّدنا امام حسن، حضرت سیّدنا امام حسین، حضرت سیّدہ زینب اور حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہم کے ہمراہ حاضر ہوئیں۔حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہا کو پیار کیا اور دعا دیتے ہوئے نصیحت کی کہ وہ بچوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔

حضور نبی کریم ﷺ اٹھارہ روز مرضِ وصال میں مبتلا رہے اور اس دوران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عیادت کے لئے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک میں تشریف لاتے رہے۔جس وقت ملک الموت، حضور نبی کریم ﷺ کی روح مبارک قبض کرنے کے لئے آئے اور ایک اعرابی کی صورت میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس وقت موجود حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ رضی اللہ عنہا اس اعرابی کو جواب دیں۔حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے اللہ کے بندے! اللہ عزوجل تمہارے آنے کا اجر دے اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔ ملک الموت نے ایک مرتبہ پھر اندر آنے کی اجازت طلب کی۔حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پھر وہی جواب دیا۔پھر تیسری مرتبہ جب ملک الموت نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا ایک شخص بار بار اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے؟

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تم جانتی ہو کہ اس وقت دروازے پر کون ہے؟ وہ لذتوں کو ختم کرنے والا، گروہوں کو توڑنے والا، بیویوں کو بیوہ کرنے والا، اولادوں کو یتیم کرنے والا، گھروں کو ویران کرنے والا، قبروں کو آباد کرنے والا ملک الموت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے ملک الموت! تجھے اجازت ہے اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے۔ پھر ملک الموت حاضر خدمت ہوئے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا تم میری زیارت کے لئے آئے ہو یا

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

پھر روح قبض کرنے کے لئے؟ ملک الموت نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کی زیارت کے لئے بھی آیا ہوں اور مجھے آپ ﷺ کی روح قبض کرنے کا بھی حکم ہوا ہے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے اگر آپ ﷺ کی اجازت ہو تو میں آپ ﷺ کی روح قبض کروں اور اگر آپ ﷺ اجازت نہ دیں تو میں واپس لوٹ جاؤں گا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میرے دوست جبرائیل علیہ السلام کو کہاں چھوڑ آئے ہو؟ ملک الموت نے عرض کیا وہ آسمانِ دنیا میں ہیں اور فرشتے ان سے آپ ﷺ کی تعزیت کرتے ہیں۔

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے جبرائیل (علیہ السلام)! یہ دنیا سے کوچ کا وقت ہے تم جو کچھ اللہ عزوجل کے پاس میرے لئے ہے اس کی بشارت دو۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اے حبیب خدا ﷺ! آپ ﷺ خوش ہو جائیں کہ میں آسمانوں کے دروازے کھلے چھوڑ کر آیا ہوں، فرشتے صف در صف سلامتی کی دعائیں مانگتے ہیں اور خوشبو میں بسے آپ ﷺ کی روح مبارک کے استقبال کے منتظر ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ عزوجل ہی کے لئے ہیں تم مجھے اور خوشخبری دو۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا جنتوں کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور اس کی نہریں جاری ہیں، اس کے درخت ہرے بھرے ہیں اور حوریں آراستہ ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمام تعریفیں رب تعالیٰ کے لئے ہیں مجھے اور کچھ خوشخبری دو۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا آپ ﷺ سب سے قبل شفاعت فرمانے والے ہوں گے اور آپ ﷺ کی شفاعت قبول ہو گی۔ حضور نبی کریم ﷺ

Presented By: https://jafrilibrary.com
Marfat.com

نے فرمایا تمام تعریفیں میرے رب کے لئے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے چند مزید سوالات کئے اور پھر فرمایا اے ملک الموت! تم اپنا کام کرو۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ ﷺ کو غسل کون دے گا اور کفن کن کپڑوں میں ہوگا، آپ ﷺ کی نماز کون پڑھے گا اور قبر میں کون اتارے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! مجھے غسل تم دو گے اور پانی فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ڈالیں گے اور جبرائیل علیہ السلام اس وقت تمہارے ساتھ ہوں گے۔ جب تم میرے غسل سے فارغ ہو چکو تو مجھے تین نئے کپڑوں میں کفن دینا اور پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے جنتی خوشبو لگائیں گے، جب تم مجھے چارپائی پر لٹا چکو تو پھر مجھے مسجد میں رکھ کر چلے جانا کہ سب سے پہلے اللہ رب العزت مجھ پر درود بھیجے گا اور پھر جبرائیل، پھر میکائیل، پھر اسرافیل علیہم السلام اور پھر دیگر ملائکہ مجھ پر درود بھیجیں گے اس کے بعد تم صف در صف آنا اور مجھ سے آگے کوئی نہ بڑھے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آج جدائی کا دن ہے پھر میری اور آپ ﷺ کی ملاقات کہاں ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم مجھ سے میزان کے پاس ملوگی جہاں میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اگر وہاں نہ پا سکوں تو پھر کہاں ملوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم مجھے پل صراط کے پاس پاؤ گی جہاں میں اپنے رب کے حضور پکاروں گا اے میرے رب! میری امت کو آگ سے سلامتی کے ساتھ گزار دے۔ (معجم الکبیر)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۸۳

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن رکھا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تندرستی کی حالت میں اکثر فرماتے تھے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو اختیار دیا گیا ہے وہ چاہیں تو موت کو قبول کریں چاہیں تو حیاتِ دنیا کو قبول کریں پھر وصال سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بار بار فرماتے تھے ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ کا انعام ہوا اور کبھی یہ فرماتے اللہ سب سے بڑا رفیق ہے اور کبھی لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو میں نے سمجھ لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخرت کو قبول کر لیا۔ (بخاری)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وصال سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک ایسا معلوم ہوتا تھا گویا قرآن کا کوئی ورق ہو یعنی چہرہ مبارک سفید ہو گیا تھا۔ (بخاری)

ملک الموت نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح قبض کرنا شروع کی اور جب روح ناف تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیسا سختی کا وقت ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بے چین ہو کر کہا ہائے میرے بابا جان کی تکلیف۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج کے بعد تمہارے باپ کو کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک جسم اطہر سے جدا ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت کے مطابق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے غسل دیا اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کی معیت میں قبر پرنور میں اتارا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفین سے فارغ ہونے کے بعد جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ گھر لوٹے تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

پوچھا اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)! کیا آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو دفن کر دیا؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہاں میں جواب دیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ رضی اللہ عنہ کے دل نے کیسے گوارا کر لیا کہ آپ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالو اور کیا آپ رضی اللہ عنہ کے سینہ میں معمولی سا بھی رحم نہ آیا اور کیا وہ بھلائی کی بات کہنے والے نہ تھے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! اللہ عزوجل کا حکم ٹالا نہیں جا سکتا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے روتے ہوئے کہا اب جبرائیل علیہ السلام کبھی بھی نہیں آئیں گے۔

(معجم الکبیر)

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ اختلاف ہوا کہ آپ ﷺ کو کہاں دفن کیا جائے؟ کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ مسجد نبوی میں تدفین ہونی چاہئے اور کچھ کی رائے تھی کہ جنت البقیع میں دفن کیا جانا چاہئے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر فرمایا میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ نبی کی وفات جس جگہ ہوتی ہے اسے اسی جگہ دفن کیا جاتا ہے چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں جہاں آپ ﷺ کا وصال ہوا تھا قبر مبارک تیار کر کے دفن کیا گیا۔ (ابن ماجہ)

حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا بابا جان! اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلا لیا اب آپ ﷺ جنت میں مقیم ہیں اور اللہ عزوجل سے بے حد قریب ہیں۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۸۴

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قلبی کیفیت

دل میں یاد ان کی نگاہوں صورت ان کی
زندگی بن کے ملی ہم کو محبت ان کی
وہ تو ہر عہد میں سارے جہانوں کے نبی
ہے سمیٹے ہوئے کونین کو وسعت ان کی

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بے حال تھے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو میان سے نکال لیا تھا اور اعلان کرتے تھے کہ جس نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا ہے میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شدتِ غم سے نڈھال تھے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی حالت بھی بے حد خراب تھی مگر جو صدمہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پہنچا تھا وہ بیان سے باہر تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت بابرکت میں تربیت پائی تھی اور حضور نبی کریم ﷺ آپ رضی اللہ عنہا کے والد بزرگوار تھے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہا اکثر رویا کرتی تھیں اور کہتی تھیں ہائے ابا جان! آپ ﷺ رب کو پیارے ہو گئے اور خلد کے باغات میں آرام پذیر ہوئے اور آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ پر درود و سلام بھیج رہا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو حضرتِ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا شدتِ غم سے نڈھال تھیں اور فرماتی تھیں ہائے بابا جان!

Presented By: https://jafrilibrary.com

آپ ﷺ نے اپنے رب کے بلاوے کو قبول کر لیا، ہائے بابا جان! آپ ﷺ کا قیام جنت الفردوس میں ہوا، ہائے بابا جان! ہم جبرائیل علیہ السلام کو تعزیت دیتے ہیں۔ پھر جب حضور نبی کریم ﷺ کو دفن کر دیا گیا تو خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا اے انس (رضی اللہ عنہ)! کیا تمہارے دلوں نے گوارا کر لیا کہ تم رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالو۔ (بخاری)

حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد کبھی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہا مرض الموت میں مبتلا ہوئیں اور بیماری نے شدت اختیار کر لی۔

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چہرے کی مسکراہٹ چلی گئی اور پھر آپ رضی اللہ عنہا کو کسی نے کبھی ہنستے ہوئے نہ دیکھا۔

(مدارج النبوۃ)

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا زیادہ وقت عبادتِ الٰہی میں بسر ہونے لگا اور آپ رضی اللہ عنہا اپنے بچوں پر خصوصی توجہ دینے لگیں اس دوران حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بہت کوشش کی کہ آپ رضی اللہ عنہا کسی طرح دوبارہ زندگی کی جانب لوٹ آئیں مگر آپ رضی اللہ عنہا کے گریہ میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ موت کا بلاوا آپ رضی اللہ عنہا کے لئے بھی آ گیا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۸۵

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آمد

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفین کے بعد قبر مبارک پر تشریف لائیں اور آپ رضی اللہ عنہا نے قبر مبارک کی خاک کو مٹھی میں لیا اور انہیں اپنے آنکھوں پر لگاتے ہوئے زاروقطار رونا شروع کر دیا اور کہنے لگیں جس کو احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزارِ اقدس کی یہ خوشبودار مٹی ملے اس کو زمانہ بھر کی خوشبوئیں پسند نہیں آئیں گی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے جو سخت مصیبت مجھ پر آئی ہے اگر وہ دن پر آجاتی تو وہ رات بن جاتے۔

(مدارج النبوۃ)

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب دوسری مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پرنور پر حاضر ہوئیں تو آپ رضی اللہ عنہا نے ذیل کے اشعار پڑھے:

اِذَا اشْتَـدَّرَتْ قَبْـرَكَ بَـاكِيًـا

اَنُـوَاعَ وَاَشْـكُـرُمَـا اَرَاكَ مَـحَـابِيًـا

"جب شوقِ ملاقات میں شدت کی کیفیت پیدا ہو تو میں روتے ہوئے آپ کی قبر کی زیارت کے لئے آجاتی ہوں اور شکوہ کرتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ آپ کوئی جواب نہیں دیتے۔"

Marfat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

يَا سَاكِنِ ابطحا اِعْلَمْتِنِي الْبُكَاءُ
وَذِكْرُكَ اِنْسَانِي جَمِيعَ الْمَصَائِبَا

"اے قبر پرنور میں آرام فرمانے والے! میرے گریہ کو دیکھ کہ ان مصائب میں تیری یاد ہی میرے قلب کا سکون ہے۔"

فَاِنْ كُنْتَ عَنِّي فِي التُّرَابِ مِغَيَّبَا
فَمَا كُنْتَ عَنْ قَلْبِي الْحَزِيْنِ بِغَائِبَا

"آپ بظاہر مجھ سے (دور) قبر کی مٹی میں پوشیدہ ہیں مگر میرے قلب سے پوشیدہ نہیں ہیں۔"

كَفِي عَلٰى زَفْرَاقِهَا مَحْبُوْسَةً
يَا لَيْتَهَا خَرَجَتْ مَعَ الذَّفَوَاتِ

"میری جان درد وغم اور رنج والم میں قید ہے اے کاش یہ جان درد وغم کے ساتھ ہی نکل جاتی۔"

لَا خَيْرَ بَعْدَكَ فِي الْحَيٰوةِ وَاِنَّمَا
اَبْكِي فَخَافَةَ اَنْ تَطُوْلَ حَيَاتِي

"آپ کے بعد زندہ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں اور میں اس خوف سے نہیں روتی کہ کہیں میری زندگی طویل نہ ہو جائے۔"

(مدارج النبوۃ)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۸۶

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے غم میں لوگوں کی شمولیت

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کے غم میں اس قدر غمگین تھیں کہ آپ رضی اللہ عنہا کے غم سے دوسرے لوگ بھی متاثر ہوئے اور انہوں نے جو اشعار آپ رضی اللہ عنہا سے منسوب کر کے کہے وہ طبقات ابن سعد میں منقول ہیں۔

اَفَاطِمَ نَاصْبِرِیْ فَلَقَدْ اَصَابَتْ

وَرُزِیْتَكِ التَّهَائِمِ نُجُوْدَا

"اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! صبر کرو بے شک تمہارے غم نے دور کے لوگوں کو غمزدہ کر رکھا ہے۔"

اَشَابَ زَوَابَتِیْ اَذَكَ رُكْنِیْ

بُكَاؤُكِ فَاطِمَهُ الْمَیِّتِ الْفَقِیْدَا

"اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! اس وصال پانے والے کے غم میں تیرے گریہ نے میرے بال سفید کر دیئے اور مجھے ضعیف کر دیا۔"

وَاَهْلُ الْبِرِّ وَالْاَبْحَارِ طِرًا

فَلَمْ تُخْطِیْ مُصِیْبَۃٍ وَحِیْدًا

"اور خشکی و تری والے سب اس غم میں شامل ہیں اور اس غم نے کسی کو تنہا نہیں چھوڑا۔"

Presented By: https://jafrilibrary.com
Marfat.com

واقعہ نمبر ۸۷

رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی نے جان دے دی

تو نے دیا مفہوم نمو کو
تو نے حیات کو معنی بخشے
تیرا وجود اثبات خدا کا
تو جو نہ ہوتا کچھ بھی نہ ہوتا

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے غم میں آپ ﷺ کی اونٹنی نے کھانا پینا چھوڑ دیا تھا چنانچہ ایک رات وہ اونٹنی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ملی تو اس نے کہا اے شہزادی رسول اللہ ﷺ! آپ رضی اللہ عنہا کو میرا سلام ہو۔ کیا آپ رضی اللہ عنہا اپنے والد گرامی کو کوئی پیغام دینا چاہتی ہیں؟ اگر آپ رضی اللہ عنہا نے انہیں کوئی پیغام دینا ہے تو دے دیں میں ان کے پاس جا رہی ہوں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اونٹنی کی بات سنی تو بے اختیار رو پڑیں۔ اس اونٹنی نے اپنا سر آپ رضی اللہ عنہا کی گود میں رکھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس اونٹنی نے اپنی جان آپ رضی اللہ عنہا کی گود میں دے دی۔

حضرت سیّدہ فاطمہ علیہا السلام کے کہنے پر اس اونٹنی کو کفن دے کر دفنا دیا گیا اور پھر تین دن بعد جب قبر کو کھولا گیا تو وہاں کوئی نشان باقی نہ تھا۔ (نزہۃ المجالس)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۸۸

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یمن میں تھے۔ ایک رات انہوں نے ندائے غیبی سنی کہ اے معاذ (رضی اللہ عنہ)! تم سو رہے ہو جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مٹی کے نیچے مدفون ہو گئے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فوراً اٹھے اور بے چین ہو گئے۔ صبح جب تلاوتِ قرآن پاک کے لئے قرآن مجید کھولا تو آیہ مبارکہ انك ميّت وانّهم ميّتون پر نظر پڑی اور صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رونے لگے اور مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے اور شدتِ غم سے پکارتے تھے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر ہیں یا زیر زمین ہیں؟

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ کی حدود میں داخل ہوئے تو ایک جانب سے آواز سنائی دی ہر ذی نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس آواز کی جانب بڑھے تو وہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی آواز تھی اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی تصدیق کی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر سنی تو بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو ان انصاری صحابی نے ایک خط پیش کیا جو حضرت

Presented By: https://jafrilibrary.com
Marfat.com

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھا اور اس پر حضور نبی کریم ﷺ کی مہر مبارک کندہ تھی جبکہ دستخط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تھے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس نام مبارک کا بوسہ لیا اور پھر روتے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے بعد ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے تعزیت کی اور پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

''السلام علیکم یا اہل بیت!''

اور پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تعزیت کی۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان سنایا جو حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا تھا کہ میری جانب سے تم معاذ (رضی اللہ عنہ) کو یہ خبر دے دینا کہ اب وہ میرے علماء کے جلو میں حاضر ہو گا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تعزیت کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کی قبر پرنور پر حاضری دی اور کافی دیر تک وہاں آنسو بہاتے رہے۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۸۹

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چادر کی برکت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے شب و روز گریہ میں بسر ہونے لگے اور انہوں نے کھانا پینا بھی ترک کر دیا یہاں تک کہ بینائی بھی کمزور پڑ گئی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ جسمانی قوت نے بھی جواب دینا شروع کر دیا۔ ایک روز رات کے اندھیرے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کی حالت دیکھی تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدائی کے غم میں مبتلا ہوں اور آپ رضی اللہ عنہا کے پاس اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ شاید کچھ کھانے کو مل جائے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے بلال (رضی اللہ عنہ)! اللہ عزوجل کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میرے گھر میں اس وقت کچھ بھی کھانے کو نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے قدرے توقف کے بعد فرمایا کہ میں تمہیں اپنی چادر اوڑھاتی ہوں اس کی برکت سے تمہیں بھوک اور پیاس کا احساس بھی نہ ہوگا اور پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اپنی چادر اوڑھا دی اور پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھوک کا شائبہ بھی نہ رہا اور وہ وہاں سے رخصت ہو گئے۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۹۰

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مطالبہ میراث

حضور نبی کریم ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو امیر المومنین منتخب ہو چکے تھے ان سے حضور نبی کریم ﷺ کے ترکہ سے میراث کا مطالبہ کیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مطالبہ میراث کے متعلق کتب سیر میں کئی روایات منقول ہیں اس سلسلے میں کچھ مستند روایات ذیل میں بیان کی جا رہی ہیں۔

❶ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ فدک کی زمین اور خیبر سے انہیں میراث کا حصہ دیا جائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سن رکھا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں بنتا اور ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے نہ کہ اس مال سے محمد ﷺ کی آل کھائے اور اللہ عزوجل کی قسم! میں اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے سے زیادہ اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤں۔ (بخاری)

❷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور کہا اگر آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہو جائے تو آپ رضی اللہ عنہ کا وارث کون ہوگا؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میری اولاد۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر میں اپنے والد بزرگوار کی وارث کیوں نہیں ہو سکتی؟ حضرت ابوبکر صدیق

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سن رکھا ہے کہ ہم انبیاء کرام علیہم السلام کوئی وراثت نہیں چھوڑتے۔ ہاں! میں اس کی غمخواری کروں گا جس کی غمخواری حضور نبی کریم ﷺ کرتے رہے اور میں اس پر ضرور خرچ کروں گا جس پر حضور نبی کریم ﷺ خرچ کرتے رہے ہیں۔ (ترمذی)

❸ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، آپ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ اللہ عزوجل نے جو مال بطورِ فئی رسول اللہ ﷺ کو عطا کیا اور جسے آپ ﷺ چھوڑ گئے اس میں سے میرا حصہ مجھے دیا جائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان سن رکھا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں بنتا یعنی انبیاء علیہم السلام کا مال کسی کی وراثت نہیں بنتا اور ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو ناراض ہوگئیں اور انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا اور پھر یہ سلسلہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے وصال تک جاری رہا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چھ ماہ تک اس دنیا میں رہیں۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مطالبہ تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ خیبر، فدک اور مدینہ منورہ میں جو کچھ چھوڑ گئے ہیں اس میں سے ان کا حصہ دیا جائے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جس عمل کو حضور نبی کریم ﷺ انجام دیا کرتے تھے میں اس میں سے کسی کو بھی ترک نہیں کروں گا اور میں وہی کام کروں گا جو آپ ﷺ کیا کرتے تھے اور میں آپ ﷺ کے عمل میں سے کسی بھی عمل کو ترک نہیں کروں گا کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں میں راہِ حق سے دور نہ ہو جاؤں۔ (بخاری)

Presented By: https://jafrilibrary.com
Marfat.com

④ حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا وراثت کے مطالبہ کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ عزوجل کسی نبی کو موت کا ذائقہ چکھائے گا تو وہ مال اس کے لئے ہے جو ان کا قائم مقام ہو۔

(ابوداؤد)

⑤ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد امہات المومنین رضی اللہ عنہن نے وراثت کا مطالبہ کرنے کے لئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنے نمائندہ کے طور پر بھیجنے کا ارادہ کیا تو میں نے ان سے کہا حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ ہم انبیاء علیہم السلام کوئی وراثت نہیں چھوڑتے اور ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔ (بخاری)

⑥ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی جانب سے وراثت کے مطالبہ پر کہا کیا تم اللہ عزوجل سے نہیں ڈرتیں؟ کیا تم نے حضور نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ ہم انبیاء علیہم السلام وراثت نہیں چھوڑتے اور ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے اور یہ مال آل محمد ﷺ ان کے قائم مقام اور ان کے مہمانوں کے لئے ہے، جب ہم اس دنیا سے کوچ کریں گے تو یہ مال اس کے ہاتھ میں ہوگا جو ہمارے بعد خلیفہ منتخب ہوگا۔ (ابوداؤد)

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۹۱

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے راضی ہونا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے وراثت کے معاملہ پر کوئی ناراضگی نہ تھی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی علالت کے دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو کر حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عیادت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) آئے ہیں اور وہ آپ رضی اللہ عنہا کی عیادت کے لئے اجازت طلب کرتے ہیں؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا آپ رضی اللہ عنہ پسند کرتے ہیں میں انہیں اجازت دوں؟ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تو پھر انہیں آنے کی اجازت ہے چنانچہ اجازت ملنے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اندر تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہا کی عیادت کی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اپنا گھربار، مال و دولت، اہل و عیال سب اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت کی رضا اور ان کی محبت میں چھوڑ دیئے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو راضی ہو گئیں۔

ایک روایت کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر تشریف لائے اور کہا میں یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک کہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے راضی نہ ہو جائیں گی۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو قدم دے کر کہا کہ وہ راضی ہو جائیں اور پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا راضی ہو گئیں۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۹۲

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اپنے وصال سے باخبر ہونا

❶ ام المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب اپنے مرض الموت میں مبتلا ہوئیں تو میں ان کی تیمارداری کے لئے گئی۔ پھر دورانِ مرض میں نے ایک دن دیکھا کہ ان کی حالت قدرے بہتر ہے اور اس وقت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کسی کام کی غرض سے گھر سے باہر تھے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا "اماں! میرے غسل کے لئے پانی لائیں۔ میں پانی لائی تو آپ رضی اللہ عنہا نے غسل کیا اور میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے بہترین غسل کیا۔ غسل کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا اماں! میرے لئے نیا لباس لائیں۔ میں نے انہیں نیا لباس دیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے وہ لباس زیب تن کیا اور پھر قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ مبارک رخسار کے نیچے رکھ لیا اور فرمایا اماں! میرا وصال ہونے والا ہے اور میں پاک ہو چکی ہوں لہٰذا مجھے کوئی عریاں نہ کرے۔ پس اسی حالت میں آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔ پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے اور انہیں آپ رضی اللہ عنہا کے وصال کی خبر دی گئی۔

(مسند احمد)

❷ روایات کے مطابق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے دن جب گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے باوجود بیماری کے آٹا گوندھا اور روٹیاں پکائی تھیں اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور بچوں کے کپڑے

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

دھو رکھے تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تمہیں کبھی دو کام اکٹھے کرتے نہیں دیکھا اور آج تم نے دو کام اکٹھے کئے ہیں؟

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آج رات مجھے خواب میں والد بزرگوار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے منتظر ہیں۔ میں نے عرض کیا بابا جان! میری جان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کے غم میں مبتلا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میں بھی تمہارا منتظر ہوں چنانچہ اس خواب کے بعد میں نے جان لیا کہ میرا اس دنیا میں یہ آخری دن ہے اور اب میں اس دنیا سے عنقریب جانے والی ہوں۔ میں نے روٹیاں اس لئے پکائی ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ میرے غم میں مبتلا ہوں گے اور مبادا کہیں میرے بچے بھوکے نہ رہ جائیں اور کپڑے اس لئے دھو دیئے کہ میرے بعد نجانے کپڑے کون دھوئے گا؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب خاتونِ جنت کی یہ باتیں سنیں تو ان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کے بعد اب ایک غمخوار بیوی، دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خاتونِ جنت بھی ان سے جدا ہونے والی تھیں اور یہ آپ رضی اللہ عنہ کے لئے کسی کاری زخم سے کم نہ تھا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی حالت دیکھی تو فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! صبر سے کام لیں اور غم نہ کریں بے شک اللہ عزوجل صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۹۳

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آخری مسکراہٹ

جتنے سوال عشق نے آلِ رسول ﷺ سے کئے
ایک سے بڑھ کر ایک دیا سب نے جواب ریت پر

حضور نبی کریم ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد کسی نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے حبش میں دیکھا تھا کہ وہ جنازے پر شاخیں باندھ کر اسے ایک ڈولی کی صورت بنا دیتے ہیں اور اس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر میں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر ان پر کپڑا تان کر خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دکھایا تو آپ رضی اللہ عنہا کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی اور یہ آپ رضی اللہ عنہا کی حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد پہلی اور آخری مسکراہٹ تھی۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا میرے جنازہ بھی یوں اٹھایا جائے اور بے پردگی نہ ہونے دی جائے۔ (حلیۃ الاولیاء)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۹۴

حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجنا

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس فرماتی ہیں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا فلاں مقام پر کھانا لگا دو اور جب تک میرے بیٹے کھانا نہ کھالیں تم میرے پاس نہ آنا۔ کچھ دیر بعد حسنین کریمین رضی اللہ عنہم تشریف لائے اور جب میں نے انہیں کھانا پیش کیا تو انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور کہا ہم نے آج تک اپنی والدہ کے بغیر کھانا نہیں کھایا اور کیا وجہ ہے کہ آج آپ رضی اللہ عنہا ہمیں ان کے بغیر کھانا کھلانا چاہتی ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا آج ان کی طبیعت قدرے ناساز ہے لہٰذا آپ دونوں بھائی کھانا کھالو۔ حسنین کریمین رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہم اپنی والدہ کے بغیر کھانا نہیں کھا سکتے اور پھر وہ دونوں اپنی والدہ کے پاس چلے گئے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بچوں کو دیکھا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہیں ان کے نانا جان کے روضہ مبارک پر لے جائیں۔ پھر حسنین کریمین رضی اللہ عنہم سے فرمایا تم اپنے نانا جان کے روضہ مبارک کی زیارت کر آؤ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کا ہاتھ پکڑا اور انہیں روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لے گئے۔ کچھ دیر بعد دونوں شہزادے روتے ہوئے لوٹ آئے اور وہ کہہ رہے تھے ہمیں اپنی والدہ کا آخری دیدار کرنے دیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ انہیں سمجھا رہے تھے کہ ان کی طبیعت ناساز ہے مگر وہ کہہ رہے تھے جب ہم نانا جان کے روضہ

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

پر پہنچے تو ہمارے کانوں میں یہ آواز آئی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی آواز آئی جو فرمار ہے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یتیم آئے ہیں اور یہ قیامت کے دن کے شفیع ہوں گے اور نانا جان فرمار ہے تھے میرے جگر کے ٹکڑے آئے ہیں۔ پھر جب ہم نے السلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا تو قبر مبارک سے آواز آئی میرے بیٹو! تم گھر لوٹ جاؤ اور اپنی والدہ کا آخری دیدار کر لو کہ ہم انہیں انبیاء کرام علیہم السلام کے گروہ کے ہمراہ لینے آئے ہیں۔

پھر حسنین کریمین رضی اللہ عنہم نے روتے ہوئے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکارا امی جان! اپنی آنکھیں کھولیں اور ہمارے حال پر نگاہ دوڑائیں۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آنکھیں کھولیں اور اپنی بانہیں پھیلا کر حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو اپنی آغوش میں لے لیا اور فرمایا میرے بعد نجانے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی دونوں بیٹیوں حضرت سیّدہ زینب اور حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہن کو بلایا اور ان کو بھائیوں کے سپرد کیا اور ایک مرتبہ پھر پیار کرنے کے بعد حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو دوبارہ روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیج دیا۔

تجھے واسطہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا
میری لاج رکھ لو دو عالم کے والی

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۹۵

امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دعا کرنا

خیرات مجھے اپنی محبت کی عطا کر
آیا ہوں بڑی دور سے بادامانِ دریدہ

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس فرماتی ہیں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا کہ میں ان کے حجرہ سے باہر چلی جاؤں چنانچہ میں باہر چلی گئی اور آپ رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ الٰہی میں مناجات شروع کر دیں۔ میں نے حجرہ کے دروازہ پر کان لگائے تو آپ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میرے والد بزرگوار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے سے اور اس شوق کے صدقے سے جو وہ میری ملاقات کا رکھتے ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کے دردِ دل کے صدقے سے جو میری جدائی کے غم میں مبتلا ہیں اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے اس غم کے صدقے سے جو انہیں میری جدائی کی صورت میں انہیں ملنے والا ہے اور میری چھوٹی چھوٹی بچیوں کے صدقہ سے جو میرے غم کو برداشت نہ کر پائیں گی تو میرے بابا جان کی گنہگار امت کو بخش دے اور ان کے حال پر رحم فرما اور ان سے عفو و درگزر کا معاملہ فرما۔''

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ رضی اللہ عنہا کی دعا سنی تو بے اختیار میری چیخ نکل گئی۔ (روضۃ الشہداء)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۹۶

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیتیں

مضطر تیری تقلید میں عالم کی بھلائی
میرا یہی ایمان ہے یہی میرا عقیدہ

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے وصال سے قبل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تین وصیتیں کیں۔

۱۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ میرے وصال کے بعد حضرت امامہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیں گے۔

۲۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میرا جنازہ پر کسی نامحرم کی نگاہ نہ پڑے لہٰذا میرے جنازہ ایک ڈولی کی مانند کھجور کی شاخیں اس کے گرد باندھ کر کے اس پر پردہ ڈال دیا جائے۔

۳۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا میری تدفین رات کے وقت عمل میں لائی جائے۔

(حلیۃ الاولیاء)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۹۷

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال کے قریباً چھ ماہ بعد ۳ رمضان المبارک ۱۱ھ بروز منگل اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

محمد بن عمر الواقدی کی سنَد سے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ''مستدرک'' میں روایت بیان کی ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ۳ رمضان المبارک کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا اور اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک قریباً ۲۹ برس تھی۔ (مستدرک الحاکم)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا وصال حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال کے چھ ماہ بعد ہوا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے وصال سے قبل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے غسل کا پانی منگوایا اور پھر خود غسل کیا۔ غسل کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے کفن منگوایا ورحنوط کی خوشبو لگائی اور پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ میرے وصال کے بعد مجھے کوئی نہ کھولے اور اسی کفن میں میری تدفین کی جائے۔ (حلیۃ الاولیاء)

ایک اور روایت کے مطابق حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وصال سے قبل حضرت سماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس سے کہا اب میرا وصال ہو جائے گا اور تم اور علی (رضی اللہ عنہ) مجھے غسل ینا اور تمہارے علاوہ کوئی میرے نزدیک نہ آئے چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو ضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے غسل دیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کی معاونت ی۔ (حلیۃ الاولیاء)

Marfat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۹۸

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ اور تدفین

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی اس کے متعلق مختلف روایات پائی جاتی ہیں۔ ایک قول کے مطابق آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب نے پڑھائی۔ ایک اور قول کے مطابق آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی جبکہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ ذیل میں ہم حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ کے متعلق روایات میں سے چند ایک کا مختصراً ذکر کرتے ہیں۔

❶ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالرحمٰن فرماتی ہیں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب نے پڑھائی اور حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں قبر میں اتارا۔ (طبقات ابن سعد)

❷ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ (طبقات ابن سعد)

❸ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مرفوعاً مروی ہے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ (طبقات ابن سعد)

❹ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور انہوں نے نمازِ

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

جنازہ چار تکبیروں کے ساتھ پڑھائی۔ (طبقات ابن سعد)

۵ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب علیل ہوئیں تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس سے فرمایا کیا آپ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ جب چارپائی پر میت اٹھائی جاتی ہے تو میت کی بے پردگی ہوتی ہے؟

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے عرض کیا بے شک ایسا ہی ہوتا ہے۔ پھر انہوں نے عرض کیا میں آپ رضی اللہ عنہا کے لئے ایسی کھاٹ بناؤں گی جیسی میں نے حبشہ میں دیکھی تھی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تو پھر مجھے بنا کر دکھاؤ؟

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے مدینہ کے گلی کوچوں سے کھجوروں کی تازہ شاخیں منگوائیں اور ایک چارپائی پر ایک گہوارہ نما نعش بنائی جو اسلام میں ایک نئی چیز تھی جسے دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس فرماتی ہیں میں نے آپ رضی اللہ عنہا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد پہلی مرتبہ مسکراتے دیکھا تھا۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو ہم نے رات کے وقت جنازہ اٹھایا اور رات کے وقت ہی تدفین عمل میں آئی۔

(مستدرک الحاکم)

۶ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سعید بن عفیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ۳ رمضان المبارک ۱۱ھ کو ہوا اور اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک ستائیس برس تھی اور آپ رضی اللہ عنہا کی تدفین رات کے وقت ہوئی۔

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۹۹

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر کے متعلق مختلف روایات

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تدفین کس جگہ ہوئی اس کے متعلق بھی دو قول پائے جاتے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کو جنت البقیع میں مدفون کیا گیا اور ایک قول یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کے خاص جوار میں مدفون کیا گیا۔

بیشتر مورخین اس بات پر متفق ہیں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جنت البقیع میں حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے قبہ میں دفن کیا گیا کہاں تمام اہل بیت آسودۂ خاک ہیں اور پھر جنت البقیع کے تمام مزارات اور قبوں کو ۱۳۴۳ھ میں شہید کر دیا گیا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان کے گھر میں ہی مدفون کیا گیا جو مسجد نبوی میں ہے اور قبہ عباسی کے نام سے منسوب ہے اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بقیع کی زیارت میں اس مسجد کا ذکر کیا ہے اور اس مسجد میں نماز پڑھنے کی وصیت بھی کی ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد تنہائی اختیار کر لی تھی اور آپ رضی اللہ عنہا کا میل جول بھی محدود ہو گیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہا جنت البقیع کے نزدیک ایک گھر میں مقیم ہو گئی تھیں جسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خریدا تھا۔ (مدارج النبوۃ)

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

واقعہ نمبر ۱۰۰

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی قلبی کیفیت

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے کسی عظیم سانحہ سے کم نہ تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے اس غم میں آپ رضی اللہ عنہ کے بچے بھی شریک تھے جو ابھی کم سن تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ بچوں کو صبر کی تلقین کرتے تھے اور اکثر و بیشتر انہیں یاد کیا کرتے تھے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی یاد میں کچھ اشعار بھی کہے۔

حَبِیْبٌ لَیْسَ بَعْدَ لَهُ حَبِیْبٌ
وَمَا سَوَاهُ فِیْ قَلْبِیْ نَصِیْبٌ

''مجھ سے وہ پیارا جدا ہو گیا جس کے بعد اب کوئی پیارا دکھائی نہیں دیتا اور میرے دل میں اس کے سوا کسی کا حصہ نہیں ہے۔''

اَرٰی عِلَلَ الدُّنْیَا عَلٰی کَثِیْرَۃٌ
وَصَاحِبُهَا حَتّٰی الْحَمَاۃَ عَلِیْلٌ

''میں دنیا کے بہت سے مرض دیکھتا ہوں اور مریضوں کو بھی دیکھتا ہوں بلکہ مجھے تو موت بھی بیمار دکھائی دیتی ہے۔''

لِکُلِّ اجْتِمَاعٍ مِّنْ خَلِیْلَیْنِ فُرْقَۃٌ
وَکُلُّ الَّذِیْ دُوْنَ الْفِرَاقِ قَلِیْلٌ

''ہر ملاقات کے بعد جدائی ہے اور ہر وصل سوائے فراق کے کم ہے۔''

Presented By: https://jafrilibrary.com
Marfat.com

وَاِنْ افْتِقَادِیْ فَاطِمًا بَعْدَ اَحْمَدَ
دَلِیْلٌ عَلٰی اَنْ لَّا یَدُوْمَ خَلِیْلُ

''اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی جدائی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس بات کی دلیل ہے کہ کسی کا دوست ہمیشہ اس کے پاس نہیں رہتا۔''

(مستدرک الحاکم)

ایک اور روایت کے مطابق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک پر حاضری کی سعادت حاصل کی اور ذیل کے اشعار پڑھے:

مَالِیْ مَرَرْتُ عَلَی الْقُبُوْرِ مُسْلِمًا
قَبْرَ الْحَبِیْبِ فَلَمْ یَرُدَّ جَوَابِیْ

''میری حالت کیسی ہے کہ میں قبروں پر سلام کرنے آتا ہوں مگر دوست کی قبر سے میرے سوال کا کوئی جواب نہیں آتا۔''

یَا قَبْرَ مَالِكَ لَا تُجِیْبُ مُنَادِیًا
اَمَلِلْتَ بَعْدِیْ خُلَّةَ الْاَحْبَابِ

''اے قبر! تجھے کیا ہوا کہ تو پکارنے والے کو جواب نہیں دیتی کیا تو احباب کی محبت سے رنجیدہ ہو گئی۔''

Marfat.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سیرتِ فرزند ہا از امہات
جوہر صدق و صفا از امہات
مزرعِ تسلیم را حاصل بتول رضی اللہ عنہ
مادراں را اسوۂ کامل بتول رضی اللہ عنہ
ہوشیار از دستبردِ روزگار
گیر فرزندانِ خود را در کنار
فطرت تو جذبہ ہا دارد بلند
چشم ہوش از اسوۂ زہرا رضی اللہ عنہا مبند
تا حسینے رضی اللہ عنہ شاخِ تو بار آورد
موسم پیشیں بگلزار آورد
اگر پندے ز درویشے پذیری
ہزار امت تو نہ میری
بتولے باش و پنہاں سو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

(علامہ محمد اقبال)

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ۱۰۰ سو واقعات

مرتب محمد محسن

شاکر پبلی کیشنز لاہور

Marfat.com
Presented By: https://jafrilibrary.com